قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر اور باقی تمام خط و کتابت مینیجر الفضل قادیان کے پتہ پر ہو

ایڈیٹر صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب

جلد ۱ — ۲ مئی سنہ ۱۹۱۴ء مطابق ۵۔ جمادی الثانی سنہ ۱۳۳۲ھ - بروز ہفتہ — نمبر ۴۷ الف

مدینۃ المسیح

۱۔ حضرت مظہر قدرت ثانی ۔ خلیفہ ربانی مع اہل بیت حضرت مسیح موعود خیر و عافیت سے ہیں۔

خواجہ صاحب کی چٹھی کے بعد اب تک پیام میں یہ فقرہ دہرایا جا رہا ہے۔ کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے پیسوں سے کفن پہنایا۔ افسوس ہمارے دوستوں کو کیا ہو گیا۔ وہ کیوں دیدہ دانستہ ایذا دیتے ہیں۔ دُکھے ہوئے دل کی آہ آسمان پر بلکہ عرش پر پہنچتی ہے۔ اور پھر برق سوزان بن کر گرتی ہے۔ خنجر سے مار کر لاش کو گھوڑے کی ٹاپوں سے روندنا ایک بیرحمی ہے۔ مگر بار بار کچے کے دیگر زخموں پر نمک چھڑکنا حد درجے کا ظلم ہے۔ کیا مہربانی فرما کر **ہمیں تجہیز و تکفین کے خرچ سے اطلاع دیجائیگی تا کہ فی الفور ادا کر دیا جاوے** ❊ اور اگر اتنا توقف بھی .... گوارا نہو۔ تو ہمارے لاہوری برادران طریقت رقم مطلوبہ ہماری طرف سے ادا کر کے اطلاع دیں۔

۲۔ میر ناصر نواب صاحب قبلہ واپس تشریف لے آئے۔ ۳۔ مفتی محمد صادق صاحب ۔ شیخ محمد یوسف صاحب ۔ میر قاسم علی صاحب کو ہمیر پور یو۔پی کے جلسہ میں کامیابی ہوئی ۔ اب وہاں سے ضلع اعظم گڈھ ایک بستی کریم نگری میں گئے ہیں۔ جہاں آریوں کا جلسہ ہے ❊

۴۔ ماسٹر صدر الدین صاحب تشریف لیگئے تھے سنا ہے چارج نہیں دیگئے۔

۵۔ بارہ ہزار کا اپیل بعنوان شکریہ اعلان شائع ہو گیا۔

۶۔ مولوی غلام نبی صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ اپنی بیوی کو ضلع سہارنپور سے لا رہے تھے۔ کہ ریل میں اسکا انتقال ہو گیا۔ اللھم اغفرلھا۔ مولوی غلام نبی صاحب کے خسر منشی حبیب احمد صاحب بھی ساتھ تھے۔ امرتسر جنازہ اتارا گیا۔ وہاں رات کے ایک بجے تک پریشان رہے۔ قادیان تک جنازہ لانیکا بندوبست نہ ہوسکا۔ اسلیئے بطور امانت امرتسر ہی میں دفنایا گیا ❊

خبریں !!! دہلی آخری اجلاس کونسل نے قرضہ امداد باہمی کی انجمنوں اور انکے متعلق معاملات کو سرکاری ٹیکس اور جسٹری سے مستثنیٰ کر دیا ہے۔

چک نمبر ۲ جھنگ برانچ ضلع لائلپور کے باشندوں کی وجہ سے گورنمنٹ پنجاب نے وہاں دو سال کیلئے تعزیری پولیس متعین کرنیکا حکم دیا۔

آل انڈیا بنکنگ اینڈ انشورنس کمپنی لمیٹڈ نے ۳۰ مارچ کے جلسہ میں اپنا کاروبار بند کر دینے کے فیصلہ کی توثیق کر دی ہے ❊ مدراس ہائیکورٹ کیلئے دو عارضی زائد ججوں کی آسامیاں منظور ہوئی ہیں ❊ پٹیالہ میں ۲ مئی کو مشہور پہلوان گاما اور روسی سینٹو کو دسر کشتی لڑیں گے۔

قسطنطنیہ ۲۹۔ اپریل دولت عثمانیہ نے ایک اور ڈریڈ ناٹ قسم کا جنگی جہاز تیار کرنے کی ہدایت کی ہے۔

لنڈن ۲۹۔ اپریل ۔ ہوس آف لارڈز نے فوجی سالانہ مسودہ بلا مباحثہ پاس کر دیا۔

(لنڈن ۲۹۔ اپریل) جنوبی امریکہ کی جو ریاستیں امریکہ و میکسیکو میں بچاؤ کرانا چاہتی ہیں۔ انھوں نے التوائے جنگ کی بھی درخواست کی ہے۔ جسے امریکہ نے منظور کر لیا ہے ❊

وسٹ ورجینیا ۲۸۔ اپریل ۔ آج کوئلہ کی کان کے مشتعل ہوجانے سے ۶۰ آدمی مدفون ہو گئے۔

(پورٹ سعید ۲۹۔ اپریل) پی اینڈ او۔ کمپنی کے جہاز مارمورا نے آج ۳۲۰۴۰۰۰ پونڈ کا سونا ہندوستان کے لئے پار کیا۔

جدید انتظام کیا گیا ہے۔ جسکے رو سے منی آرڈر اب بذریعہ تار عدن کو بھیجے جا سکتے ہیں۔ جہاں سے وہ بذریعہ ڈاک کسی ملک کو جس کا دفتر تبادلہ (ایکسچینج) عدن ہے۔ ارسال کیے جائیں گے۔ منی آرڈر فیس کے علاوہ تار کی اُجرت معمولی شرح سے ادا کرنی ہوگی ❊

گورنمنٹ ماریشس ملکی فائدہ کیلئے نہریں جاری کرے

باہتمام منشی غلام رسول مینیجر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پرنٹر و پبلشر و پروپرائیٹر کیلئے شائع ہوا ❊

الاخبار والآراء

دوستو مقام عبرت ہے

پیام مورخہ ۲۳- اپریل میں ایک صاحب الفضل کے لہجے پر اعتراض اور اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں۔ کہ میں ان مختلف فیہا مسائل پر نہایت مہذب عبارت میں لکھ سکتا ہوں۔ لیکن دو تین سطر نیچے اور پھر ۳۰- اپریل کے پیام میں ایک معمولی معاملہ پر جس میں یقیناً خود غلطی پر ہیں۔ اپنے بھائی سے اسقدر سخت زبانی کرتے ہیں۔ کہ الامان والحفیظ۔ یہ ہے بڑے بول کا نتیجہ فاعتبروا یا اولی الابصار الفضل صرف دفاعی مضامین لکھتا ہے۔ وہ بھی حتی الوسع نہایت نرم الفاظ میں ٭

کالجوں کے طلباء کیلئے ایک نادر موقعہ

جو احمدی لڑکے انٹرنس کا امتحان دے چکے ہیں اور جو کالجیئیٹ چند روز تک امتحانات سے فارغ ہو جائیں گے ان کیلئے قرآن شریف باترجمہ و تفسیر پڑھنے اور عجیب در عجیب معارف و حقائق سننے کا نہایت عجیب موقعہ ہے۔ اگر وہ حضرت فضل عمر کے حضور عرض کریں گے۔ تو میں امید رکھتا ہوں کہ وہ اسے قبول فرمالیں گے۔ اور نتائج نکلنے تک انہیں قرآن مجید کا ایک حصہ پڑھا دیں گے جو صاحب پڑھنا چاہتے ہوں۔ وہ درخواستیں بھیجیں ٭

چارسو ماہوار کی امداد

ہمارے لئے سجدات شکر بجالانے کا مقام ہے کہ ادھر بعض لوگ ہائی سکولوں کی ترقی کا مدار اپنے وجود اور اپنے چندوں کو قرار دیتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں۔ کہ ہم نہیں اور ہماری امداد نہیں۔ تو پھر کچھ بھی نہیں۔ اُدھر خدا تعالیٰ کی نصرت اپنے پیارے بندے کے شامل حال ہوتی ہے۔ اور وہ خود میر سامان بنتا اور ان اخراجات کا متکفل ہوتا ہے۔ چنانچہ پچھلے سال سے ڈیڑھ سو روپیہ زیادہ یعنی چارسو ماہوار سرکاری امداد ملا کرے گی۔ اور چارسو ماہوار فیس ہے۔ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے اخراجات کے لئے کافی ہے۔ فالحمد للہ علی ذالک ٭

مسقط کی حالت

سلطان کی باغی رعایا امام کی برائے نام سرکردگی سے بعض ساحلی قصبات پر حملہ آور ہوئی۔ برٹش جنگی جہاز فاکس انگریزی رعایا کے جان و مال کی حفاظت کی غرض سے بارکا گیا۔ اور وہاں سے باغیوں کو نکال دیا۔ مسقط کے جنوب مشرق میں بیس میل کے فاصلہ پر قربات پر مفسدوں کی یورش پر ۱۴ اپریل کو جنگی جہاز ڈارٹ موتھ ادھر روانہ ہوا۔ کیونکہ وہاں بھی انگریزی رعایا کے کچھ آدمی آباد ہیں۔ چند گولے سر ہونے کے بعد باغی یہاں سے بھاگ گئے۔ باغیوں کے بھاگ جانے سے حالت گو نہ بہتر ہوگئی ہے۔ تاہم احتیاطاً دو جنگی جہاز نوح مسقط میں برٹش فوائد کے تحفظ کی غرض سے لنگر انداز ہیں ٭

ڈاکخانہ اور تار گھر کے محکموں کے اتحاد

گورنمنٹ ہند نے ڈاکخانہ اور تار گھر کو ملا کر ایک ہی محکمہ بنا دیا ہے اسلئے آئندہ ایک ہی افسر ڈائرکٹر جنرل آف پوسٹ آفس اینڈ ٹیلیگراف آفس ہوا کرے گا۔ اور آنریبل مسٹر سکسپیل سب سے پہلے افسران متحدہ صیغجات کے ہونگے۔ اعلیٰ ترین افسروں کے متحد کرنے سے خرچ میں ضرور کفایت ہو جائیگی۔ اس کفایت کے متعلق گورنمنٹ نے اپنے ریزولیوشن میں اس بات کا اقرار کیا ہے۔ کہ افسران اور نیز کلرکوں اور ماتحت سٹاف میں جو تخفیف کی جائیگی۔ اس میں موجودہ ملازمین کا لحاظ رکھا جائیگا۔ کہ وہ موقوف نہ کئے جائیں ٭

طرابلس چھوڑ گئے

طرابلس سے شیخ نوے سوا ایک ہزار پانسو عربوں اور طرابلس کے سربرآوردہ لوگوں نے ہجرت کی ہے۔ یہ لوگ مقام اسکندرونہ اور حلب میں سکونت پذیر ہونگے۔ شیخ سلیمان الباروقی نے بھی اس ہجرت وطن میں ان لوگوں کی مدد کی ہے آستانہ علیہ سے ایک کشتی آئی ہے۔ جو ان سب کو حلب بھیجائیگی ٭

خلیج فارس میں روسی تجارت

روس نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ تیز رفتار جہازوں کی ایک لائن جو اڈیسہ اور بوشہر کے مابین آمد و رفت کریگی۔ ۱۲ ہزار پونڈ سالانہ کی سرکاری امداد دیجائے۔ اخبار نوہے ورمیا کی رائے میں یہ کارروائی سیاسی پہلو سے نہایت وقیع ثابت ہوگی۔ اور اس سے اسلامی دنیا میں روسی اقتدار کو ترقی حاصل ہوگی ٭

غلہ جو ہندوستان سے باہر جاتا ہے

سنہ ۱۹۰۳ء ۱۱ کروڑ ۸ لاکھ روپیہ کا سنہ ۱۹۰۴ء میں ۷ کروڑ ۹۱ لاکھ روپیہ کا سنہ ۱۹۰۵ء میں ۸ کروڑ ۵۳ لاکھ روپیہ کا سنہ ۱۹۰۶ء میں ۷ کروڑ ۲۵ لاکھ روپیہ کا سنہ ۱۹۰۷ء میں ۸ کروڑ ۵۹ لاکھ روپیہ کا سنہ ۱۹۰۸ء میں [illegible] روپیہ کا سنہ ۱۹۰۹ء میں ۱۲ کروڑ ۱۷ لاکھ روپیہ کا سنہ ۱۹۱۰ء میں ۱۲ کروڑ ۹۶ لاکھ روپیہ کا سنہ ۱۹۱۱ء میں ۱۳ کروڑ ۳۵ لاکھ روپیہ کا ٭

السٹر کی حالت

السٹر کے والنٹیروں کو اب بندوقوں کی کوئی ضرورت نہیں۔ مختلف مقامات میں اسلحہ تقسیم کرنے کی کارروائی قریب قریب ختم ہوگئی ہے چھ ڈریڈناٹ کی قسم کے جنگی جہازات سلاش میں پہنچ گئے ہیں۔ پانچ جنگی جہاز بلفاسٹ میں پہنچے۔ اور بندرگاہ کے دہانہ پر سرچ لائٹ کے وسیلہ سے خوب دیکھ بھال کی۔ آیا کسی کشتی میں اسلحہ وغیرہ تو نہیں جاتا۔ السٹر میں پولیس کی قدر بڑھا دیگئی ہے۔ اور اسے ہر ایک موٹر کار کو تلاش کرنے کا حکم دیا ہے۔ اگر اسلحہ پایا جائے تو موٹر کار اور آدمیوں کو گرفتار کرے ٭

امرتسر کا آتشگیر گولہ

جو دہلوی مسلمان زخمی ہوا تھا اُس کی دکان سے ہی پوٹاش بارود وغیرہ بوقت تلاشی پولیس کو دستیاب ہوئی۔ اور معلوم ہوا کہ وہ خود ہی آتشگیر گولے بناتا ہوا ایک گولے کے اتفاقاً چل جانے سے زخمی ہو گیا۔ اور ۲۵- اپریل کی شب کو ہی ہسپتال میں فوت ہو گیا

مشترکہ سرمایہ کی کمپنیاں

ماہ فروری گذشتہ میں ہندوستان میں ۲۴ مشترکہ کمپنیوں کی رجسٹری ہوئی۔ جنکا مجموعی سرمایہ ایک کروڑ ۲۷ لاکھ ۹۷ ہزار نوسو ستر روپیہ تھا۔ ان میں سے چار بنک اور ۵ بیمہ کمپنیاں تھیں۔ ایک جہاز ران کمپنی جو ۲۰ لاکھ کے سرمایہ سے قائم ہوئی۔ ایک ریلوے کمپنی ۵۰ لاکھ کے سرمایہ اور دو بائیسکوپ کمپنیاں ۱۵ لاکھ سرمایہ سے قائم ہوئیں۔

پنجاب کا بجٹ

اس سال ۴ کروڑ ۷۰ ۹ لاکھ روپے خرچ کے منظور ہوگئے ہیں۔ اسقدر عظیم رقم آجتک کسی سال بھی پنجاب میں خرچ نہیں ہوئی تھی۔ اسکے علاوہ ۵½ کروڑ روپے کے قریب بچت نقد جمع ہے ٭

تقسیم آراضی

نہر نشیبی باری دو آب پندرہ لاکھ ایکڑ بنجر اور پڑی ہوئی زمین پر آبپاشی کیا کریگی ٭ اب گذشتہ ہفتہ اس میں سے بیس ہزار ایکڑ آراضی ۵۵ لاکھ روپے میں فروخت ہوئی۔ چالیس ہزار ایکڑ آراضی آبپاش کر کے سرشتہ جنگلات کو دیدیجائیگی۔ ایک لاکھ ۲۸ ہزار ایکڑ آراضی نیلام کر کے بیچی جائیگی ایک لاکھ ایکڑ زمین متفرق اغراض کیلئے مخصوص کردیجائیگی چالیس ہزار ایکڑ آراضی اُن لوگوں کو بطور معاوضہ زمین دیجائیگی۔ کہ جن کی زمین سرکاری اغراض کیلئے لے لی گئی ہے تین ہزار ایکڑ آراضی پنج ذات کے لوگوں کو دیجائیگی۔ ۲۲ ہزار ایکڑ زمین انعام میں دیجائیگی۔ ۷۰ ہزار ایکڑ کاشتکاروں کو عطا کیجائیگی۔ اور ۵۰ ہزار ایکڑ آراضی پنجاب کے مالکان زمین روساء کو دیجائیگی ٭

412

بسم اللہ الرحمن الرحیم * نحمدہ و نصلے علی رسولہ الکریم

الفضل
ف. ض
۲ مئی ۱۹۱۴ء

علم رؤیاء

یہ وہ علم ہے جس کی فضیلت کتاب و سنت سے اظہر من الشمس ہے۔ آیات کثیرہ اس علم کی طرف متوجہ کرتی ہیں۔ اور رؤیاء صالحہ کا حجت ہونا تمام متقدمین اور متاخرین میں مسلم ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے رؤیاء حسنہ کو نبوت کا چھیالیسواں حصہ قرار دیا ہے۔ خود اللہ تعالیٰ نے سورۃ یوسف میں حضرۃ یوسف علیہ السلام کی رؤیاء بیان فرمائی ہے۔ جبکہ وہ ابھی بچے ہی تھے۔ یہ تو لہو و لعب سے ان کی کمسنی معلوم ہوتی ہے۔ ان کی خواب سُنکر حضرت یعقوب ع نے بجائے اسکے کہ وہ ان کو جھڑک دیتے۔ اور کہدیتے کہ ان خواب خیال کے پیچھے مت پڑو۔ ان کا کوئی اعتبار نہیں کرنا چاہئے بلکہ حضرت یعقوب علیہ السلام کو انکی خواب سے یقین کامل آگیا کہ یہ میرا بیٹا عظیم الشان انسان ہونیوالا ہے۔ اور خواب کا تمام گھرانے میں ایسا چرچا عام تھا۔ کہ خورد و کلاں خوابوں کو مانتے تھے۔ اسی لئے انہوں نے فرمایا۔ کہ یہ خواب اپنے بھائیوں کو نہ بتانا وہ تیرے خلاف تدابیر کرینگے اور شیطنت کریں گے *

یابنی لا تقصص رؤیاک علے اخوتک فیکیدوا لک کیداً ان الشیطان للانسان عدو مبین و کذالک یجتبیک ربک و یعلمک من تاویل الاحادیث و یتم نعمتہ علیک و علی آل یعقوب کما اتمہا علے ابویک من قبل ابراہیم و اسحاق * اے میرے پیارے بچے اپنی خواب اپنے بھائیوں کے سامنے نہ بیان کرنا۔ وہ تیرے برخلاف تدبیر اور کوشش کریں گے۔ ضرور شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔ اور اسی طرح تیرا رب تجھکو برگزیدہ کریگا۔ اور خوابوں کا علم تجھے سکھائیگا۔ اور اپنی نعمت تجھپر پوری کریگا۔ اور تیرے ذریعہ سے یعقوب کی آل پر بھی جیسا کہ اُس نے تیرے دادے اور پردادے ابراہیم اور اسحاق پر نعمت پوری کی۔ اللہ اللہ کیا شان ہے۔ اس علم کی جسکو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اپنی نعمت قرار دیا۔ کیسی جہالت اور لاعلمی ہے اُس شخص کی۔ جو کہ اس علم کو محض خواب خیال قرار دیتا ہے۔ نبی تو علم رؤیاء کو نعمت الٰہی سے تعبیر کریں اور چھوٹے بچے کی خواب سے اُس کے آئندہ مجتبےٰ ہونے کی علامت قرار دیں۔ افسوس قرآن شریف بظاہر دنیا میں موجود ہے۔ مگر غلافوں میں ملفوف اور طاقچوں میں رکھا رہتا ہے۔ کوئی اُس کو اٹھا کر نہیں پڑھتا۔ اور جو پڑھتے ہیں۔ وہ اس میں تدبر اور غور نہیں کرتے۔ الذین اٰتیناھم الکتاب یتلونہ حق تلاوتہ اولئک یؤمنون بہ و من یکفر بہ فاولئک ھم الخاسرون۔ جنکو ہم نے کتاب کا فہم عطا کیا ہے۔ وہ اس کی کما حقہ تلاوت کرتے ہیں سلاریب ایسے اسپر ایمان رکھتے ہیں۔ اور جو اس سے انکار کرے وہی نقصان اٹھائیں گے۔ افلا یتدبرون القرآن ام علے قلوب اقفالھا۔ کیوں یہ لوگ قرآن میں تفکر و تدبر سے کام نہیں لیتے۔ یا کیا ان کے دلوں پر قفل لگے ہوئے ہیں۔

ایک عظیم الشان نبی اپنی خواب پر تیار ہو جاتا ہے کہ اپنے اکلوتے بیٹے کو ذبح کرے۔ اور بیٹا بھی اُسکو حکم خدائی سمجھ کر اپنی گردن نیچے ڈالدیتا ہے اور کوئی چون و چرا نہیں کرتا۔ کہ حضور خواب و خیال پر آپ مجھے کیوں قربان کرتے ہیں۔ حالانکہ والد نے بیٹے سے یہ فرمایا تھا۔ کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے۔ کہ تجھکو ذبح کر رہا ہوں۔ فانظر ماذا تریٰ تو دیکھ کہ تیری کیا رائے ہے۔ قال یا ابت افعل ما تؤمر ستجدنی انشاء اللہ من الصابرین۔ کہا اے میرے پیارے باپ کر جو تجھے حکم ہے۔ انشاء اللہ تو مجھے صبر کرنیوالا پائیگا۔ اس رؤیاء کے امتثال کرنے سے اُن دونوں کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فلما اسلما۔ کہ وہ مسلمان ہو گئے۔ اس سے صاف مترشح ہوتا ہے کہ تعمیل رؤیاء حسنہ مسلمان کا کام ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اُس پر حضرۃ ابراہیم کو زجر و توبیخ نہیں کی۔ کہ کیوں تو ایک خواب خیال پر اپنے بیٹے کو ذبح کرتا ہے۔ بلکہ فرماتا ہے قد صدقت الرؤیاء بیشک تو نے رؤیاء کو سچا کر دیا *

اسکے علاوہ مشرک جرائم پیشہ لوگوں کی رؤیا قرآن میں بیان کیگئی ہے اور اُس کی تعبیر حضرۃ یوسف علیہ السلام نے فرمائی اور کچھ نہیں کہا۔ کہ یہ خواب خیالی ہیں۔ بلکہ فرمایا۔ کہ علم رؤیا اللہ کی نعمت ہے۔ اور وہ مجھے اللہ تعالیٰ نے سکھایا ہے مشرک بادشاہ کو خواب آئی۔ اُس نے اپنے دربار میں پیش کی۔ یا ایھا الملاء افتونی فی رؤیای ان کنتم للرؤیا تعبرون۔ اے میری سردارو! مجھے میری خواب کے متعلق فتویٰ دو۔ اگر تم خواب کی تعبیر کرنا جانتے ہو۔ انہوں نے کہا۔ اضغاث احلام پراگندہ خیالات ہیں۔ حالانکہ وہی خواب حضرت یوسف علیہ السلام کے سامنے بیان کیگئی۔ تو آپ نے کیسی احسن تعبیر فرمائی۔ اور اس کو اضغاث احلام نہیں کہا۔ دیکھو حضرت یوسف علیہ السلام نے اضغاث احلام کہنے والے کی کیا گت بنائی۔ اور پھر دیکھو تمام اہل ملک ضروری قرار دیا گیا۔ کہ اُسپر عملدرآمد کریں۔ اور سات سال خوب زراعت کیجاوے۔ اور غلہ بکثرت جمع رکھا جاوے۔ اور اس خواب کی تعمیل کرانیکے واسطے حضرت یوسف علیہ السلام مصر کے فرمانروا بنائے گئے *

حضرت خلیفۃ المسیح اس علم کے بڑے قدردان تھے۔ وہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ ہزاروں حدیثیں اور دینی امور علم رؤیا کے ذریعہ سے حل کئے ہیں اور ہمیشہ مختلف پیرایوں میں اسکی طرف توجہ منعطف کرتے رہتے تھے مولوی قایم الدین صاحب ایم اے کی تعریف اس علم کی قدر کرنیکے متعلق بارہا ذکر فرمایا کرتے تھے۔ میں نے خود حضرت مسیح موعود سے سنا ہے کہ سچی خواب شریر سے شریر انسان کو آ سکتی ہے بلکہ آتی ہے اور فرمایا کرتے تھے کہ ہماری چوہڑی نے کئی دفعہ خواب سنایا اور کہا۔ کہ پورا ہوا۔ آپ فرمایا کرتے تھے۔ نبوت منوانے کیلئے یہ بیج ہر فرد بشر میں رکھا گیا ہے۔ قلت و کثرت کا فرق ہے۔ لاریب دنیا میں کروڑہا افراد ہونگے جنکے پاس پیسے ہونگے۔ مگر وہ سب مالدار نہیں کہلا سکتے اسی طرح خوابیں بیشمار انسانوں کو آتی ہیں۔ مگر نبی وہ ہو سکتا ہے جس پر ابناء الغیب بکثرت اُتری ہوں۔ ما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب و لکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء۔ لا یظہر علی غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول۔ انبیاء اور رسل پر غیب کے دروازے کھلا کرتے ہیں۔ یہ بیج انسانوں میں اسلئے رکھا گیا ہے تاکہ ان پر حجت قائم ہو جاوے۔ کہ انہیں اس قسم کی حالت موجود ہوتی ہے۔ اگرچہ وہ ادنےٰ ترین ہی کیوں نہ ہو۔ یہ کہنا کہ دین کی بنیاد خواب خیال پر نہیں۔ کہنے والے کی جہالت تام پر دلالت کرتا ہے کیا اذان دین ہے یا نہیں۔ اور کیا اُسکی بنا محض ایک خواب پر ہے یا نہیں۔ اور کیا یہ خواب غیر نبی کی تھی یا نہیں اور کیا اس خواب کو سن کر رسول کریم ص نے اسپر عمل کیا یا نہیں اور قیامت تک غیر نبی کی خواب کو حجت قرار دیا یا نہیں۔ کیا خواب و خیال کہنے والے اس سے توبہ نہیں کریں گے۔ یہ تمام کلمات عبداللہ بن زید کو خواب میں سکھائے گئے۔ اور آپکے پاس اُس نے آکر یہ خواب سنائی اور آپنے فوراً اسکی خواب پوری کی۔ اور فرمایا۔ کہ بلال کو سکھا دو۔ وہ زور سے لوگوں میں پکار کر اذان دیدے۔ افسوس علم دین لوگوں میں نہیں رہا۔ اور رسول کریم کی پیشگوئی پوری ہو رہی ہے اتخذ الناس رؤساء جہالاً فسئلوا فافتوا بغیر علم فضلوا و اضلوا لوگ جاہلوں کو اپنا رئیس بنالیں گے۔ وہ مسئلے پوچھے جائیں گے وہ بغیر علم کے فتوے دینگے۔ خود بھی گمراہ ہونگے۔ اور اوروں کو بھی گمراہ کریں گے *

ڈاکٹر عبدالحکیم خان کے مطالبات اور ہمارے بعض دوستوں کے خیالات

(۱) اول یہ کہ اُمت محمدیہ میں جو لوگ ہماری تکذیب کرتے اور ہمیں صریحاً کافر کہتے ہیں ان کے ساتھ تو بے شک نماز نہیں ہو سکتی۔ مگر جو لوگ ہمیں صریحاً کافر نہیں کہتے ان تمام کو کافر نہ سمجھا جاوے بلکہ حسن ظنی سے کام لیا جائے اور ان کے ساتھ نماز پڑھنے کی اجازت دیجاوے تاکہ ہماری تبلیغ آسان اور وسیع ہو سکے (ذکر الحکیم نمبر ۲ و نمبر ۳)

(۱) اتنی جرأت نہ کرو کہ ساری دنیا کے مسلمانوں کو کافر قرار دو۔ تمہارا سلسلہ اس سے نہیں پھیلیگا بلکہ اس سے سخت روک ہو جاوے گی (اعلان ضروری صـ۱) ایک گروہ وہ ہے۔ جو غیر احمدی کو سوائے ان کو جنھوں نے خود مسلمانوں کو کافر کہا۔ کافر کہنے سے انکار کرتے ہیں یہ گروہ اس عقیدہ کو خود اسلام اور سلسلہ احمدیہ کی اشاعت کے لئے مہلک سمجھتا ہے۔ (پیغام ۲۲ - مارچ ۱۹۱۴ء)

(۲) کیا تو وہ وقت تھا کہ آپ مولویوں پر طنزاً کہا کرتے تھے کہ وہ کلمہ گویوں کو کافر کہتے ہیں اور قول امام نقل کیا کرتے تھے کہ جس شخص میں ۹۹ - اجزاء کفر کے ہوں اور ایک جزا اسلام کا - اس کو بھی کافر نہیں کہنا چاہئیے میں اس تعلیم پر قایم ہوں - اور آپ اس سے مُرتد ہو گئے ہیں (یہ مرتد ڈاکٹر حضرت مسیح موعود کو کہہ رہا ہے ایڈیٹر) (ذکر الحکیم)

(۲) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے مخالفین پر بار بار الزام دیا کہ اگر تمہیں ۹۹ وجوہ کفر کے اور ایک وجہ اسلام کی معلوم ہو تو پھر بھی کسی کو کافر نہ کہو۔ اب تم خود اس الزام کے نیچے نہ آؤ (اعلان ضروری صـ۱)
مؤلفہ مولوی محمد علی صاحب

(۳) میں آپ کو مسیح الزمان مانتا ہوں آپکے الہامات کو مانتا ہوں آپ محض ایک تمثیلی نبی ہیں اور بس - اس سے زاید غلو ہے (صفحہ ۱۴)
ذکر الحکیم

(۳) دوسرا گروہ جزوی اور ظلی نبی یقین کرتا ہے ایڈیٹر) اور یہ دوسرا گروہ خیال کرتا ہے کہ غلو کا نتیجہ مہلک ہوگا اور سلسلہ کی بنیاد غلط اصول پر پڑ جائیگی - (تقریر مولوی محمد علی صاحب مندرجہ پیغام ۱۳ - مارچ ۱۹۱۴ء)

غزل

صوفی تصور حسین صاحب اویس

ہیں سکول و مدرسے یوں تو جہاں میں بیشتر
کس لئے لوگ آتے ہیں دارالاماں میں بیشتر
کونسی ہے بات جو ہے اس مکاں میں بیشتر
دین کی دولت ہے بیشک جس لئے آتے ہیں سب
ہے یہاں تعلیم دیں کی اور تقوے کا سبق
صحبتیں اچھی ہیں علم دیں کی معدن ہے، یہ جا
قرب حق کی راہ دکھلاتا ہے یاں دیں کا امام

مال و دولت ہر خزانے ہر مکان میں بیشتر
کیا نظر آیا ہے اُن کو قادیاں میں بیشتر
دولتِ دنیا نہیں دارالاماں میں بیشتر
یہ نہیں ملتی کہیں کون و مکاں میں بیشتر
درسِ قرآن و حدیثِ شاہِ جاں میں بیشتر
اور فضلِ کبریا ہے قادیاں میں بیشتر
طالبانِ حق ہیں آتے قادیاں میں بیشتر

مرجع طلاب دین و اہل دل ہے قادیان
دین کے دشمن ہیں وہ یا بدنصیبی اُنکی ہے
جو مخالف ہیں مسیحِ قادیانی کے ضرور
خاکپا ہوں گے مسیح قادیانی کے جو لوگ
حق اُدھر ہے جس طرف یہ مہدی معہود ہے
جانشیں اس کا جو ہے بیشک ہے راہ راست پر
سایۂ رحمت اسیر خوش سیر محمود ہے
ہے خدا اس کا معلم وہ خدا کا دوست ہے
اس کے دل میں ہی تڑپ اسلام کی تائید کی
چاہیئے ہر مؤمن اس کے ہاتھ پر بیعت کرے
جو بُرا اُس کو کہیگا وُہ بُرا ہو جائیگا

کس نے دیکھا یا سُنا ہے یہ جہاں میں بیشتر
بڑھ گئے جو قادیاں سے بدگماں میں بیشتر
دور رحمت سے رہینگے دو جہاں میں بیشتر
حصہ لیں گے فضلِ خلاق جہاں میں بیشتر
حق نے برکت ڈالی ہے اُس کی زباں میں بیشتر
بتبع اس کا ہے آفت سے اماں میں بیشتر
حامی دینِ حق کے لُطفِ بیکراں میں بیشتر
ہے نصیبہ اُس کا فیض آسماں میں بیشتر
قربِ حق میں سب سے ہے وہ ہمرہاں میں بیشتر
ورنہ ہوگا وہ گروہِ گمرہاں میں بیشتر
آگ لگ جائے گی اس کی بدزباں میں بیشتر

کیوں نہ ہم پیرو ہوں اُسکے جان اور دل سے اویس
مرتبہ میں ہے جو سب سے اس زماں میں بیشتر

رویاء

دربارہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی

(۱) عرصہ پندرہ سال کا ہوا ہے کہ بندہ برائے شناخت امام الزمان بہت جدوجہد دعاؤں میں مشغول ہوا کہ اے مولا کریم اگر جناب مرزا صاحب اپنے دعویٰ میں سچے ہیں تو مجھے سمجھا اور دکھا تاکہ میں قیامت کو شرمسار نہ ہوں بعد تضرع و دعا ششماہی کے مولا کریم نے دکھایا کہ ہمارے بزرگوار اور حضرت مرزا صاحب مع صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب تلاوت قرآن مجید میں ایک جگہ مصروف ہیں لیکن بسبب ناواقفی کے بندہ پہچان نہ سکا اس واسطے اور دو تین فقیروں کے پاس چلا گیا جو واقف تھے لیکن انہیں سے کسی کو اس مبارک شبیہ صورت پر نہ پایا پھر دوبارہ دعا میں مصروف ہوا تو کچھ عرصہ کے بعد پھر جناب مسیح علیہ السلام کو مع صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب کے اپنے بزرگواروں کے ساتھ پہلے کی طرح قرآن مجید پڑھتے دیکھا جس سے ثابت ہوا کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب ہی خلیفۃ الرسول ہیں اور انکے خلیفہ جناب صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب ہیں مطابق پیشگوئی حضرت نعمت اللہ ولی کے کہ پسرش یادگار ہے ہم بندہ نے دونوں صاحبوں کو دیکھا ہوا تو نہ تھا لیکن جب قادیان شریف میں پہنچا تو حضرت اقدس کو پہچان لیا - فالحمد للہ علیٰ ذٰلک والسلام - خاکسار غلام غوث محمد احمدی - گویکی ضلع گجرات

۲ - پچھلے جمعہ کو جس نے خطبہ جمعہ دربارہ فتنہ خلافت سُنا کر جب نماز کی قرأت شروع کی تو دوسری رکعت میں میں نے الحمد شریف کے بعد سورہ والشمس پڑھی جب میں والارض وما طحٰھا پر پہنچا تو فوراً میرے پر حالت ربودگی سی طاری ہوئی - مقتدی مجھے لقمہ دیتے تھے لیکن میں ایک نظارہ دیکھ رہا تھا کہ حضرت مولوی نورالدین صاحب نے حضرت میاں محمود احمد صاحب کو پکڑ کر میرے آگے کر دیا اور فرمایا کہ یہ ہے ونفس وما سواھا کے بعد میں وہ نظارہ غائب ہو گیا پھر میں نے قرأت پڑھنی شروع کی - جماعت راہوں ساری کی ساری خصوصاً شیخ برکت علی صاحب میرے والد ماجد اور چودھری فیروز خان و حاجی رحمت اللہ صاحب ایات کے ساتھ شامل ہیں۔

حکیم غلام محمد راہوں

حضرت صاحبزادہ اولوالعزم خلیفۃ المسیح والمہدی مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے فرمائے ہوئے درس قرآن شریف سے نوٹ

سُورہ التغابن - بقیہ رکوع اوّل

گذشتہ سے پیوستہ

جس کے معنے ڈھانپنے کے ہیں۔ اگر اللہ تعالےٰ لوگوں کو صرف بخش تو دیتا لیکن ان کے بُرے اعمال اور افعال کو لوگوں کے سامنے ظاہر بھی کر دیتا تو ان کے لئے کتنی ذلّت کی بات ہوتی۔ بہت لوگ ہوتے ہیں جو بُرے کام کی سزا کو تو پسند کر لیتے ہیں لیکن یہ ہرگز پسند نہیں کرتے کہ ان کے عیوب افشا کئے جائیں۔ اکثر فطرتیں ہوتی ہیں جو کہ سخت سے سخت مُصیبت کو برداشت کر لیتی ہیں لیکن لوگوں کے سامنے اپنی ذلّت کو برداشت نہیں کر سکتیں خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ مؤمن انسان کو ذلیل نہیں کیا جائیگا بلکہ اس کے گناہ ڈھانپ دئے جائینگے اگر ایک آدمی جنت تو چلا جاتا لیکن لوگ اس کو کہتے کہ آپنے فلاں وقت زناء کیا تھا۔ چوری کی تھی یا فلاں بُرا کام کیا تھا تو اس کے لئے کتنی ذلّت کی بات ہوتی۔ مؤمنوں کو خدا اس ذلّت سے بچائیگا۔ اور اُن کے بُرے کاموں کو ڈھانپ دیگا یہ بھی ایک انعام ہے

وَيُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

اور ان کو جنتوں میں داخل کیا جائے گا۔ اور جنت ایسے ہونگے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ اور وہ بہشتوں میں ہمیشہ رہینگے۔ ان کو وہاں سے نکلنے کا کوئی خوف نہ ہوگا دیکھو یہ ان کے واسطے کتنی بڑی کامیابی ہوگی ؛

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ ع

اور جو کافر ہوے اور جھٹلایا ہماری نشانیوں کو کیسی بُری جگہ ہے۔ اُن کے لئے۔ وُہ ہمیشہ آگ میں رہیں گے ؛

دُعائے امیر المؤمنین؛ خدا کرے کہ تم لوگ قیامت کے دن جیتنے والوں میں سے ہو جاؤ ؛

رکوع دوم

۲۲ - اپریل ۱۹۱۴ء

ایک بزرگ تھے۔ ان سے ایک طالب علم پڑھا کرتا تھا جب وہ تحصیل علم کر کے واپس گھر چلا تو انھوں نے پوچھا۔ کہ تمہارے ملک میں شیطان ہوتا ہے۔ اُس نے بڑے تعجب سے کہا۔ کہ شیطان کہاں نہیں ہوتا۔ ہر ایک جگہ شیطان ہوتا ہے کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں شیطان نہ ہو انھوں نے کہا کہ تم اس کا کیا علاج جانتے ہو اس نے کہا کہ اس کا مقابلہ کیا جائے جو بات وہ کہے۔ ہم کہدیں کہ نہیں مانتے۔ انھوں نے کہا کہ اگر پھر وہ کہے۔ اور اسی طرح تیسری چوتھی پانچویں چھٹی بار کہتا ہی جائے۔ اور باز نہ آئے تو پھر کیا کرو۔ اُس نے جواب دیا کہ بس انکار ہی کرتے جائیں انھوں نے فرمایا کہ اگر اسی طرح تم اس سے مقابلہ کرتے رہو گے۔ تو خدا کے پاس جانے کا تم کو کونسا موقع ملیگا۔ اس نے عرض کیا کہ آپ ہی تدبیر بتائیں ؛ فرمایا:۔ تم اگر ایک مکان میں جاؤ اور اس مکان والے کا کُتّا کاٹنے والا ہو جو کہ تمہارے پاؤں کو پکڑے۔ اور تمہارے ہٹانے سے نہ ہٹے تو تم کیا کرو گے۔ اس نے کہا کہ پھر میں مالک مکان کو آواز دُونگا کہ کتے کو ہٹاؤ۔ اس بزرگ نے کہا کہ بس یہی طریق شیطان کے ہٹانے کا ہے۔ پس ہر ایک مصائب اور تکالیف سے بچنے کا صرف یہی ایک طریق ہے کہ خدا تعالےٰ کی طرف رجوع کیا جاوے۔ شیطان انسان کو بُھلانے اور پھسلانے کی بڑی بڑی تدبیریں کرتا ہے اور انسان اس کا مقابلہ کرنے کی تیاریاں کرتے ہیں ہر ایک مذہب کے لوگوں نے اپنی عقل کے مطابق تدبیریں بنائی ہوئی ہیں لیکن یہ انسانی تدبیریں ہیں ان سے شیطان پر غالب آنا بہت مشکل کام ہے۔ اس لئے شیطان کو پچھاڑنے کی صرف یہی تدبیر ہے کہ انسان خدا تعالےٰ کے حضور میں گر جائے اور کہے اے مولیٰ! مجھ میں طاقت نہیں کہ شیطان کا مقابلہ کر سکوں تو اپنے فضل اور کرم سے مجھے اس کے شر سے بچالے ؛

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ

کوئی مُصیبت پہنچنے والی نہیں پہنچتی مگر اللہ کے حکم سے پہنچتی ہے۔ جب اللہ کے حکم کے سوا مُصیبت نہیں پہنچ سکتی تو مُصیبتوں سے بچنے کا طریق یہی ہے کہ اللہ تعالےٰ کو کہا جاوے کہ وہ حکم ہی نہ دے۔ اور ہمیں سب مصائب سے بچالے ؛

وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ؕ

اور اللہ تعالیٰ سے عرض کرنے کا یہ طریق ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ پر پورے طور پر اور اخلاص سے ایمان لے آئے۔ پھر جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے اس کی نسبت فرماتا ہے کہ ہم خود اس کے دل کو ہدایت کی طرف مائل کر دیتے ہیں اور جب کوئی شخص ہدایت پا جاتا ہے تو وہ مصائب و آلام سے محفوظ ہو جاتا ہے ؛

وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

اس آیت میں یہ بتایا کہ طبیب وہی اعلیٰ ہوتا ہے جو واقف ہو۔ اور تشخیص خوب کر سکتا ہو۔ اور اللہ تعالیٰ تو ہر چیز کا واقف اور علیم ہے۔ اُس کے بتائے ہوئے طریق سے کونسا علاج نہیں ہو سکتا ہے۔ پس تم اس علاج پر کاربند ہو جاؤ ؛

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ج

کہ اللہ تعالےٰ اور اُس کے رسُول کے فرمانبردار ہو جاؤ ؛

فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝

پس اگر تم پھر جاؤ گے تو ہمارے رسُول کا کام تم سے زبردستی منوانا نہیں کہ تلوار سے تم سے اقرار کرائے اُس کا کام صرف پہنچا دینا ہے۔ قرآن شریف میں اس بات پر بہت زور دیا گیا ہے لیکن کم عقل لوگ پھر بھی کہتے ہیں کہ اسلام

تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔ حالانکہ قرآن شریف میں صاف آیا ہے کہ رسُول کا کام زبردستی منوانا نہیں بلکہ پہنچا دینا ہے۔ ماننا نہ ماننا لوگوں کی مرضی پر ہے یہ بات کہنے کو تو تمام مذہبوں والے کہتے ہیں کہ ہمارا مذہب جبر سے نہیں پھیلا۔ لیکن جب ان سے اس کا ثبوت مانگا جاتا ہے تو اپنی کتب سے کچھ نہیں دے سکتے۔ یورپ میں مذہب کے لئے جو تلوار چلی وہ کوئی پوشیدہ بات نہیں۔ رگ وید ایسے منتروں سے بھرا پڑا ہے جن سے دوسرے مذاہب کی تباہی کا پتہ چلتا ہے۔ یہ صرف اسلام کو ہی شرف حاصل ہے کہ کسی پر جبر نہ کرنے کا ثبوت اپنی کتاب سے دیتا ہے۔

اللہ اور رسُول کی اطاعت کے لئے قرآن کریم بار بار زور دیتا ہے لیکن لوگ کہتے ہیں کہ اطاعت کرنے کی وجہ سے ہماری آزادی نہیں رہ سکتی۔ اُدھر انہوں نے آزادی کے معنے "کسی کی بات نہ ماننا" غلط سمجھے ہوئے ہیں۔ خدا اور اس کے رسُول کی بات ماننا بھی آزادی ہے۔ کیونکہ آزادی کی یہ غرض ہوتی ہے کہ انسان کا نشوونما اچھی طرح ہو۔ قویٰ خوب بڑھیں لیکن جس طرح خدا اور رسُول کی اطاعت میں قوے بڑھتے ہیں۔ اور کسی طرح نہیں بڑھ سکتے۔ ایک آدمی رسُول پر ایمان لاتا ہے۔ اور اس کو خدا کی طرف سے بار بار الہام ہوتا ہے کہ تمہیں ترقی ہوگی۔ تمہارے دشمن ہلاک کئے جائینگے وہ ہرگز تم کو نقصان نہیں پہنچا سکتے کیا جس دل کو اس طرح تسلی اور اطمینان مل رہا ہو اس کا مقابلہ کوئی اور دل کر سکتا ہے۔

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ط وَعَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۔ کوئی معبود نہیں مگر وہی اللہ۔ مومنوں کو اللہ پر بھروسہ رکھنا چاہئیے۔ کل گناہ توکل کے نہ ہونے کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ مثلاً گھر میں فاقہ ہے اُس وقت چاہئیے تو یہ کہ انسان خدا کے حضور گرے اور کہے کہ اے میرے رازق میرے اخراجات کی کوئی سبیل نکال۔ لیکن نہیں وہ چوری کرتا ہے اور اس کو فاقہ سے نجات پانے کا ذریعہ سمجھتا ہے۔ ایک آدمی کے شہوانی قوے زوروں پر ہیں اُسے خدا سے دُعا کرنی چاہئیے تھی۔ لیکن وہ زنا کرتا ہے۔ جب انسان خدا پر توکل چھوڑتا ہے تو گناہوں میں مُبتلا ہو جاتا ہے۔ مومن جب اللہ پر توکل کر لیتا ہے تو ہر ایک گناہ سے بچ جاتا ہے۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِکُمْ وَاَوْلَادِکُمْ عَدُوًّا لَّکُمْ فَاحْذَرُوْھُمْ ج وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۔ گناہوں سے بچنے کے لئے پہلے فرمایا۔ کہ (۱) یہ نہ سمجھو کہ اپنی کوششوں سے نجات پا جاؤ گے بلکہ طریقہ یہ ہے کہ خدا اور اُس کے رسُول کو مان لو۔ اور اس کی طرف جھک جاؤ (۲) اللہ تعالےٰ پر توکل کرو اور شرک نہ کرو۔ اب تیسری بات یہ بیان فرمائی کہ کہ انسان بعض ایسے ذرائع سے گناہ کا ارتکاب کرتا ہے جو سمجھتا نہیں وہ یہ ہے کہ عورت اور بچوں کی وجہ سے گناہ ہو جاتے ہیں۔ مثلاً بیوی جب اپنے خاوند کو بڑی محبت اور پیار میں دیکھتی ہے تو اس کو گناہ کی طرف متوجہ کر لیتی ہے۔ دو واقعے تو ایسے مشہور ہیں (۱) حضرت آدم علیہ السلام نے عورت کی وجہ سے ہی خدا کی نافرمانی کی اور بہت تکلیف اُٹھائی (۲) بلعم باعور کا واقعہ ہے کہ ان کو بھی عورت نے ہی بد دُعا کے لئے اُبھارا تھا جس کا خمیازہ انہیں بہت بُرا اُٹھانا پڑا۔ اس لئے فرمایا کہ تم اپنی اولاد اور ازواج کو دیکھتے رہو یہ بھی کسی وقت تمہارے لئے دشمن ثابت ہو جاتے ہیں۔ بعض بیویاں رُوٹھ بیٹھتی ہیں کہ زیور بنوا کر دو۔ پھر بیچارے خاوندوں کو جائز یا ناجائز طریق سے ان کی خواہش پوری کرنی پڑتی ہے۔ فرمایا کہ بیرونی دشمنوں کے علاوہ اندرونی دشمن بھی ہوتے ہیں۔ یعنی بیویاں اور بچے۔ تم ان سے بچتے رہا کرو۔ اب یہ جو فرمایا ہے کہ ان سے بچتے رہو تو اس سے یہ اندیشہ تھا کہ لوگ اپنی اولاد اور بیویوں کی غلطیوں کو دیکھ کر ان سے قطع کر لینگے۔ اور اس طرح فتنہ پیدا ہو گا جس کو اسلام کسی صورت میں بھی جائز نہیں رکھتا اسلئے فرمایا کہ اگر ان کی غلطیاں یا گناہ دیکھو تو ان سے بدسلوکی نہیں کرنی۔ بلکہ عفو۔ درگذر اور چشم پوشی کرنا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کو بخش کر ان کو بھی نیک بنا دیگا کیونکہ وہ رحیم ہے۔ اپنا رحم کر کے تم میں آشتی پیدا کر دیگا۔

اِنَّمَآ اَمْوَالُکُمْ وَاَوْلَادُکُمْ فِتْنَۃٌ ط پھر ایک بات کی طرف متوجہ فرمایا کہ یہی بیویاں اور اولاد تمہاری اعلےٰ درجہ کی ترقی کا موجب ہو سکتی ہے یہ تمہارے اموال اور اولاد کھوٹے کھرے کے پرکھنے کے لئے ہے۔

فِتْنَۃٌ ۔ کے معنے عذاب اور مُصیبت کے نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ مال اور اولاد کو رحمت بیان فرماتا ہے۔

وَاللّٰہُ عِنْدَہٗٓ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۔ مال اور اولاد دینے میں یہ حکمت ہے کہ خدا انعام کو سمجھا تا ہے کہ خدا کے پاس بڑے بڑے انعام ہیں۔ جب وہ مال اور اولاد ایسی چیزیں بغیر محنت کے تمہیں دیتا ہے تو اس سے یہ سمجھنا چاہئیے تھا کہ اگر ہم خدا کی عبادت اور فرمانبرداری کرینگے تو ہمیں کیا کچھ نہ ملیگا۔

فَاتَّقُوا اللّٰہَ مَا اسْتَطَعْتُمْ تو تمہیں اس نتیجہ پر پہنچ کر تقوےٰ اختیار کرنا چاہئیے جتنا بھی تم سے ہو سکے۔ اس ڈرنے کا نتیجہ یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کی باتیں سُنو اور ان کو مانو اور پھر ان کو لوگوں میں پھیلاؤ اور تبلیغ میں خوب روپیہ خرچ کرو یہ تمہارے لئے بہت اچھا ہو گا۔ جو شخص اس میں

وَاسْمَعُوْا وَاَطِیْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَیْرًا لِّاَنْفُسِکُمْ ط وَمَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِہٖ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۔

بخل نہیں کرے گا وہی کامیاب ہو گا۔

اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا یُّضٰعِفْہُ لَکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ط اگر تم اللہ کے راستے میں خرچ کرو گے تو وہ تمہارے اموال کو اور زیادہ بڑھا دیگا اور تمہاری کمزوریوں اور گناہوں کو ڈھانپ دے گا۔

وَاللّٰہُ شَکُوْرٌ حَلِیْمٌ ۔ دنیا میں کوئی فطرت ایسی نہیں ہوتی کہ اگر کوئی اُس پر احسان کرے تو وہ اپنے محسن کو نہ مانے اللہ تعالےٰ تو بڑا قدردان اور حلیم ہے۔ اگر تم اس کی بات کو مان کر اس کی راہ میں خرچ کرو گے تو وہ تم کو بڑے بڑے انعام واکرام سے سرفراز فرما دے گا۔

حَلِیْمٌ ۔ حلم کے معنے دانائی کے ہیں۔ تحمل کے معنے اس کے اس لئے ہو گئے۔ کہ دانا آدمی جلدی غضب میں نہیں آ جاتا وہ ہر ایک بات کو سوچ لیتا ہے کہ اس کا انجام کیا ہو گا۔ آیا مجھے یہ کام کرنے کے بعد شرمندگی تو نہیں اُٹھانی پڑیگی۔ اسلئے دانا آدمی تحمل سے کام کرتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

کھلی چٹھی !!!

بنام جناب سکرٹری صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ !

ہم ممبران جماعت احمدیہ فیروز پور جس میں سرکاری اہلکار - وکلاء - ٹھیکیداران اور سب طبقوں کے لوگ شامل ہیں - بقائمیٔ ہوش و حواس بڑے زور کے ساتھ اُس تجویز کی تائید کرتے ہیں جس کو جلسۂ وکلاء مختلف جماعتہائے نے دار الامان میں ۱۲- اپریل ۱۹۱۴ء کو پاس کیا جس کا مطلب یہ تھا کہ جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں صدر انجمن کیلئے حضور کا حکم قطعی اور ناطق تھا - اب حضرت خلیفۃ المسیح ثانی میرزا بشیر الدین محمود احمد کا حکم اس کیلئے ویسا ہی قطعی اور ناطق ہو - یہ کوئی گول مول الفاظ نہیں - اور ہم اُن کے نتیجے اور وسعت اثر کو خوب سمجھتے ہیں - ہم حضرت خلیفہ ثانی کو کلی طور پہ اپنا مطاع مانتے ہیں - اور ہماری خوشی اسی میں ہے - کہ ہمارے دئے ہوئے چندہ کے روپیوں کو تبلیغ احمدیت میں جس طرح حضور پسند فرمائیں - خرچ کریں - ہم ایسی صدر انجمن کو ہرگز تسلیم نہیں کر سکتے - جو آپ کی اطاعت سے باغی ہو - اگر انجمن بحیثیت مجموعی یا اُس کے بعض افراد حضرۃ خلیفۃ المسیح ثانی کی اطاعت سے منحرف رہیں - تو ہم اُن کے ساتھ حسب ضرورت قطع تعلق کرنے کیلئے بالکل تیار ہیں ٭

ہماری رائے میں جن لوگوں کے لئے حضرت مسیح موعود کی غلامی ہی اُن کی شہرت - امتیاز - اور ترقیات کا ذریعہ بنی - اُن کو اُس مسیح موعود کے اہل بیت کے ساتھ بے وفائی اور بے رُخی کرنے میں اسقدر جلد بازی بجا نہ تھی - اور نہ یہ مناسب تھا - کہ اس مسیح کے ایک صاحبزادہ کو جس کو وہ حال ہی میں خود اپنی زبان سے ایک خلیفہ بتا کر متقی اور پاکباز انسان قرار دے چکے ہیں "گدی نشین" کے حقارت آمیز الفاظ کے ساتھ یاد کیا کریں - گدی نشین ہونا بذات خود کوئی بُری بات نہیں - حضرت خلیفہ اوّل حضرت مولوی نور الدین صاحب خود فرمایا کرتے تھے - کہ میں گدی نشین ہوں - مگر مولوی محمد علی صاحب اور اُن کے رفقاء ان الفاظ کو حضرت میرزا محمود احمد صاحب کے متعلق کریہہ معنوں میں استعمال کرتے ہیں - اور پھر دعویٰ یہ کہ محمود ہمارا پیارا ہے - ہمارے آقا کا فرزند ہے - اور اس کا احترام ہمارے دلوں میں مرکوز ہے ٭

صدر انجمن کے حامی اس بات کو خوب یاد رکھیں - کہ اگر حضرت مسیح موعودؑ یا حضرت خلیفہ اول رضؓ کے وقتوں میں صدر انجمن کو روپیہ فراہم کرنے میں کامیابی ہوئی - یا اُس کے خرچ کرنے کا اختیار حاصل رہا - تو یہ اُن پاک وجودوں کی اطاعت کا ہی نتیجہ تھا - نہ کہ صدر انجمن کو کوئی ذاتی تقدس یا شرف حاصل تھا - جس کی وجہ سے ایسا ہوا - اب بھی اگر صدر انجمن اپنی حیثیت کو قائم رکھنا چاہتی ہے - جو اُسے آج سے پیشتر حاصل رہی ہے - تو اُس کے لئے یہی ایک راہ ہے - کہ وہ خدا کے مقرر کردہ خلیفہ حضرت خلیفہ ثانی کی اطاعت میں اپنے تئیں داخل کرے - اور اسی کو اپنی سعادت تصور کرے -

بہر حال صدر انجمن کے یہ ممتاز ممبر جو اب حضرت خلیفہ ثانی کی مخالفت پر تلے بیٹھے ہیں - ہماری اس مخلصانہ نصیحت کو مانیں یا نہ مانیں - ہماری رائے قطعی طور پر یہی ہے - کہ ہم اپنے اموال کے تصرف کا اختیار اپنے مرشد و مطاع حضرت خلیفہ ثانی کے مبارک ہاتھوں میں دینا چاہتے ہیں - جیسے کہ اُس سے پیشتر حضرت خلیفہ اوّل کے ہاتھ میں تھا ٭

ہم نے مولوی محمد علی صاحب کی وہ تحریر جو زیر عنوان "صدر انجمن احمدیہ قادیان انا للہ وانا الیہ راجعون" بطور ضمیمہ پیغام صلح نمبر ۱۱۹ کے ساتھ چھپی ہے - پڑھ یا سن لی ہے - اس کے اندر طبائع کو اشتعال دینے کے لئے واقعات کو غلط رنگ میں پیش کیا گیا ہے - جو مولوی صاحب کے شایان نہ تھا - فرماتے ہیں - کہ یہ ترمیم جو اب تجویز کی گئی ہے - اس میں اگر ذرہ بھر بھی سچائی ہوتی - تو حضرۃ خلیفہ اوّل کے وقت میں پیش کی جاتی چاہئے تھی - حالانکہ خود ہی فرماتے ہیں - کہ پیش کی گئی - مگر اس متقی انسان یعنی خلیفہ اوّل نے کبھی ایسی ترمیم کو جائز نہ رکھا - نیز یہ کہ اب اگر یہ ترمیم پاس کی گئی - تو حضرت مسیح موعودؑ کے احکام کی خلاف ورزی ہوگی ٭

اس کا جواب یہ ہے - کہ جو تجویز ہم اب منظور کروانا چاہتے ہیں - ہمارے علم اور یقین میں خلافت اوّل کے تمام عہد میں عین اسی کے مطابق عملدرآمد ہوتا رہا -

(بلکہ صدر انجمن کی طرف سے اعلان بھی ہوا - کہ آئندہ خلیفۃ المسیح مولانا نور الدین صاحب کا حکم ہمارے لئے ایسا ہی ہوگا - جیسا مسیح موعودؑ کا) (ایڈیٹر)

جو حکم جب کبھی حضور نے مناسب سمجھا دیا - صدر انجمن نے بلا چون وچرا اُس کی تعمیل کی - اب بھی اگر صدر انجمن کے تمام ممبر حضرۃ خلیفہ ثانی کی بیعت کر لیتے - تو اس ترمیم کی ضرورت پیش نہ آتی - مگر چونکہ بعض ممبر آپ کے ساتھ عناد رکھتے ہیں - اور ہر رنگ سے آپ کی مخالفت کرنے کو اپنا فخر سمجھتے ہیں - اس لئے اس ترمیم کو ہم لوگوں نے مناسب اور ضروری سمجھا - اور اگر صدر انجمن اپنے ہاتھوں سے کثرت رائے کے ساتھ یہ فیصلہ کر دے - کہ حضرت خلیفہ ثانی ہمارے حاکم ہونگے - تو مولوی محمد علی صاحب اور اُن کے رفقاء کو اپنے مسلمات کی رو سے اُسے درست اور قطعی سمجھنا چاہئے - اور اس کے خلاف کسی قسم کا واویلا نہ مچانا چاہئے - رہا یہ امر کہ چونکہ قواعد کو حضرت مسیح موعودؑ نے اوّلاً منظور فرمایا تھا اس لئے اب اُن کی کسی قسم کی ترمیم کرنا حضرت مسیح موعودؑ کی ہتک ہے - بالکل غلط اور بیہودہ اعتراض ہے - حضرت مسیح موعود نے خود ان قواعد کے اندر قواعد کی ترمیم و تنسیخ کی گنجائش رکھی ہے اور بلاشبہ مولوی محمد علی صاحب خوب سمجھتے ہیں - کہ ایسی ترمیموں کے پیش اور پاس کرنے میں حضرت مسیح موعود کی شان میں کسی قسم کے سوء ادب کا ارتکاب نہیں ہوتا ٭

مجھے کامل یقین ہے - کہ مندرجہ بالا تحریر کے ساتھ ہمارے بیرونی احباب جنہوں نے حضرت خلیفہ ثانی کے ہاتھ پہ بیعت کی ہے - ضرور متفق ہونگے - مگر ابھی چونکہ اُن کی طرف سے جواب نہیں آئے - اس لئے میں اُن کے نام یہاں نہیں لکھتا - اُن کی طرف سے تائیدی تحریروں کے آنے پر بجنسہٖ وہ روانہ خدمت ہونگی -

فرزند علی عفی عنہ سکرٹری انجمن احمدیہ فیروزپور

دستخط ٭ مرزا ناصر علی صاحب بی - اے - ایل - ایل بی - پلیڈر - پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ ضلع فیروزپور - منشی فرزند علی صاحب ہیڈ کلرک محکمہ میگزین - سکرٹری انجمن احمدیہ فیروزپور - میاں محمد امیر صاحب کلرک محکمہ میگزین - محاسب انجمن احمدیہ فیروزپور - چوہدری جلال الدین صاحب نائب تحصیلدار بندوبست - منشی محمد اشرف خان صاحب ارمی کنٹریکٹر - میاں محمد عالم صاحب چھاؤنی فیروزپور - مولوی نور محمد صاحب موضع ملانوالہ - ضلع فیروزپور - میاں محمد اسمٰعیل صاحب ملازم قلعہ میگزین - پیر اکبر علی شاہ صاحب بی - اے - ایل - ایل - بی - وکیل چیفکورٹ - منشی عبد العزیز صاحب کلرک - قلعہ میگزین - منشی الٰہ بخش صاحب کلرک - قلعہ میگزین - منشی محمد حسین صاحب کلرک قلعہ میگزین - منشی اصغر علی خان صاحب ملازم قلعہ میگزین - مولوی محمد فاضل صاحب سب اوورسیر میونسپل کمیٹی - منشی الٰہی بخش صاحب کلرک دفتر قلعہ میگزین - میاں محمد یعقوب صاحب ملازم قلعہ میگزین - منشی علی محمد صاحب کلرک دفتر قلعہ میگزین - جناب شیخ عبد السبحان صاحب کلرک دفتر محکمہ میگزین ٭

خدمات کا احسان نہ جتاؤ

جب کبھی پیغام پڑھنے کا اتفاق ہؤا۔ تو اُس میں بار بار اس بات پر زور دیا جا رہا ہے۔ کہ وہ لوگ جنہوں نے اس قدر مال خرچ کئے۔ اور جگر کاٹ کر اس راہ میں امداد دی۔ ان کو پوچھا ہی نہیں جاتا۔ اور خواجہ کمال الدین صاحب نے بھی خط میں جو کہ پیغام میں چھپا ہے۔ لکھا ہے۔ تم میں کون ہے جس کی امداد حضرت شیخ رحمت اللہ صاحب کے مقابل کسی شمار میں ہو۔ یہ دعوے کر کے دوسروں کو ملزم قرار دیتے ہیں۔

اسکے بارے میں عرض ہے۔ کہ ان لوگوں نے خدمات کی ہونگی لیکن انہوں نے کوئی مقابلہ کرنے کیواسطے امداد نہیں کی۔ اور اگر کسی نے مقابلہ کرنے کی غرض سے خرچ کیا ہے۔ تو خدا کو منظور نہیں۔ ہمارا خیال تھا۔ کہ انہوں نے اخلاص اور اللہ تعالےٰ کی رضاء کے واسطے خرچ کیا ہے۔ نہ مقابلتہً۔ جس کے سبب سے خدا نے اُن کے مالوں میں برکت دی۔ کیونکہ خدا فرماتا ہے۔ کہ جو میرے راستے میں خرچ کریں گے۔ میں اُن کے مالوں کو بڑھاؤں گا۔ لیکن احسان جتانے اور ایذا دینے کیواسطے اے مومنو! مت خرچ کرو۔ دیکھو سپارہ تیسرا رکوع چوتھا۔ غور سے پڑھو۔ اب ان میں سے کوئی بھی نہیں کہہ سکتا۔ کہ بسبب مال خرچ کرنے کے ہم غریب ہو گئے۔ بلکہ انہوں نے مال خرچ کرنے کے عوض بہت فائدہ اٹھایا۔ اور مالوں میں ترقی پائی اور اگر خرچ نکرتے۔ تو یا خسارہ اٹھاتے یا کوئی اور معاملہ پیش آجاتا۔ یہ اُلٹا خدا پر احسان جتلانا چاہتے ہیں۔ حالانکہ اُسی خدا نے ان کو مال دیا ہے۔

دوسرا غریب لوگ جنہوں نے بڑی مشکل اور محنت سے پیسہ کمایا ہے۔ جو اپنا گذارہ بھی بمشکل چلا سکتے ہیں۔ پھر باوجود ایسی حالت میں ہونے کے دین کی خدمت کرتے ہیں۔ کیا ان کی امداد کچھ نہیں۔ بلکہ غریب قوم کا محنت مشقت سے کمایا ہؤا پیسہ دولتمند کے ہزارہا روپیہ سے بھی بڑھ کر ہے۔ دولتمند کے ہزاروں روپیہ کے مقابل غریب کا محنت سے کمایا ہؤا اور بال بچوں کی پرورش سے کاٹا ہؤا روپیہ اللہ کے نزدیک زیادہ پیارا ہے۔

پس بھائیو! استکبار چھوڑو۔ کسی کی ایذا اور احسان جتلانے کے واسطے نہیں دیا۔ کہ خدا پر احسان چڑھاؤ۔ بلکہ خدا کا احسان سمجھو جس نے تمکو یہ موقعہ دیا۔ خدایا رحم کر۔ آمین

(خاکسار احمد دین مستری سکرٹری انجمن احمدیہ بھیرہ)

مولوی محمد علی صاحب اور طاعون

ہم نے حقیقۃ الوحی سے بتایا تھا۔ کہ حضرت اقدس نے جو یہ فرمایا۔ کہ اگر آپ کو طاعون ہو گئی ہے۔ تو میں جھوٹا ہوں۔ تو اس کی وجہ تقویٰ و قرب الٰہی نہیں فرمایا۔ بلکہ یہ کہ وہ ہمارے گھر میں رہتے تھے اب صریح عبارت بھی مل گئی۔ دیکھو الحکم ۱۰۔ جون ۱۹۰۷ء

"میں (مسیح موعودؑ) ان کی عیادت کے لئے گیا۔ تو ان کے اس خیال کو دور کرنے کے لئے میں نے کہدیا۔ کہ آپ کو قطعاً طاعون نہیں۔ اگر آپ کو طاعون ہے۔ تو ہمارا سلسلہ جھوٹا ہے **کیونکہ** خدا تعالےٰ نے صاف کہدیا ہے۔ کہ میں **ہر ایک شخص کو** جو اس چار دیواری میں ہے اس مرض سے بچاؤنگا"۔

نذرانہ کا سوال

۲۷۔ اپریل کے الفضل میں ہم نے صاف بتا دیا تھا۔ کہ پیام نے لکھا تھا۔ خلیفۃ المسیح اول۔ صدر انجمن احمدیہ کو مسیح موعودؑ کا جانشین سمجھنے کی وجہ سے نذر کا روپیہ بھی دیدیتے تھے۔ اور خود کوڑی تک نہ لیتے تھے۔ اسکے جواب میں ہم نے دو حلفیہ شہادتیں ناظر و ہیڈ کلرک انجمن کی چھاپی تھیں۔ کہ خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کیلئے نذر کا روپیہ آتا تھا۔ آپ اسے وصول کرتے تھے۔ اور پھر انجمن میں واپس نہیں دیتے تھے۔ کیونکہ یہ آپکا حق تھا۔ اور اس پر صدر انجمن کے رجسٹرات گواہ ہیں۔ اور بدیہیات کو کوئی جھٹلا نہیں سکتا۔ اب اس پر کنوئیں کی چرخی اور فرش کی اینٹوں سے یہ شہادت دلانے کی ضرورت نہیں۔ کہ آپنے بارہا فرمایا۔ میں تمہارے روپیہ کا خواہشمند نہیں کیونکہ یہ کبھی دعویٰ نہیں کیا گیا۔ (تمام الفضل کا فائیل دیکھ ڈالو) کہ آپ نذر وغیرہ کا روپیہ خود ہی کھا جاتے تھے۔ اور کسی غریب مسکین کو ہرگز نہیں دیتے تھے۔ بلکہ ثابت تو صرف یہ کرنا تھا۔ کہ ممبروں کے نسٹوز کے لیے انجمن کو نہیں دیتے تھے۔ اور بس۔ پھر پیام میں جب چھپا۔ کہ ذاتی کاموں میں بالکل خرچ نہیں کرتے تھے۔ تو اس وقت ۲۷۔ اپریل کے الفضل میں (۲۸۔ اپریل کے پیام کے نامہ نگار کی تحریر سے بہت روز بعد) یہ لکھا گیا۔ کہ آپ نذر کا روپیہ ذاتی مصارف میں بھی لگا لیتے تھے۔ اور یہ کوئی گناہ کی بات نہ تھی۔ پس اس پر شور مچانا لاحاصل ہے۔ کیونکہ اسکے بہت سے چشمدید گواہ موجود ہیں۔ کسی چیز کا خواہشمند نہ ہونا اور بات ہے۔ اور اسے لیکر خرچ کرنا اور بات آپ سلام کے خواہشمند نہ تھے۔ مگر اس سے یہ ثابت نہیں ہوگا۔ کہ آپکو کوئی سلام نہ کہتا تھا۔ یا جب سلام دیا جاتا تھا۔ تو آپ قبول نہ فرماتے تھے۔ **صدقہ و خیرات اور نذر میں** بہت بڑا فرق ہے۔

مدینۃ المسیح لاہور بن گیا

پیامیوں کو ۶ سال کے بعد اب یاد آیا ہے۔ کہ مدینۃ المسیح لاہور ہے نہ کہ قادیان۔ اور اس پر جو مضحکہ خیز دلیلیں دی ہیں۔ وہ ناگفتہ بہ ہیں۔ بہتر ہے کہ اب مقبرہ بہشتی بھی احمدیہ بلڈنگس کے قریب بنالیں۔ اور انجمن تو بن ہی چکی ہے۔ اور مجدد الدین بھی وہیں تشریف فرماء ہیں۔ البتہ میں اپنے بھائیوں کو آگاہ کرنا چاہتا ہوں۔ کہ خدا کے برگزیدہ مرسلوں کی خصوصیات کی ہتک کوئی چھوٹی سی بات نہیں۔ انی احافظ کل من فی الدار جو مسیح کے مبارک گھر کی چار دیواری سے مخصوص ہے کسی اور مکان کیطرف منسوب کرنے سے ڈر جاؤ۔ ایسا نہ ہو۔ کہ خدا کی غیرت جوش میں آئے اور اس کی قدرت کوئی نشان عبرت قائم کر دے۔

جماعت احمدیہ کا کثیر حصہ

پہلے لاہوریوں کا حساب کر لو۔ کہ خلیفہ ثانی کی بیعت کرنیوالے کتنے ہیں۔ اور نہ کرنے والے کتنے۔ تا معلوم ہو جائے۔ کہ "بیس میں سے بمشکل ایک نے بیعت کی ہے" میں کہاں تک صداقت ہے۔

افتراء نہ کرو

حضرت اولوالعزم نے ہرگز نہیں فرمایا۔ کہ جس انجمن کا محاسب یا سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان کو روپیہ بھیجے۔ اسے الگ کردو۔ البتہ یہ کہا ہے۔ کہ جو سیکرٹری یا محاسب لاہور چندہ بھیجنے کی تحریک کرے اور وہاں چندہ بھیجے۔ اُسے اپنے اموال نہ دو۔ اشاعت اسلام کی انجمن خود لاہور قائم کر کے اب الزام صاحبزادہ صاحب پر لگا رہے ہیں۔ کہ انجمن کا بیت المال عملی طور پر توڑ رہے ہیں۔ دیکھو افتراء نہ کرو۔

خلیفہ میں امتیاز کیا ہے

ایک سوال ہے کہ چودہ کے مقابل ایک کو کیا امتیاز ہے۔ کہ اُس کی رائے مقدم ہے۔ اول تو چودہ کے مقابل نہیں۔ دوم امتیاز یہی ہے۔ کہ جماعت کے کثیر حصہ ۹۸ فیصدی نے اس ممتاز کی بیعت کر لی ہے۔ اور ان چودہ کی کسی نے نہ کی۔ پھر سبز اشتہار پڑھو۔ اور خصوصیات اور امتیازات کا معائنہ کر لو۔

۲۔ کیا عیسائی فی الحقیقت عیسائی ہیں؟ کیا یہود ہدایت یافتہ ہیں۔ پھر ان ناموں سے ان کو خطاب ان مقدس الفاظ کی ہتک کیوں نہیں پھر جو کافر کہتا ہے وہ آپکے نزدیک کافر نہیں کیا آپ مسلم نہیں۔

۳۔ وحی الٰہی کے بعد مسیح موعود نے کبھی کسی غیر احمدی کا جنازہ نہیں پڑھا۔ عورت کا جنازہ کس سن میں پڑھا۔ اور حضور کو کن الفاظ میں اطلاع دی گئی تھی۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

شکریہ

اور

اِعلانِ ضروری

اللہ تعالیٰ کی عجیب در عجیب حکمت ہے۔ کہ ابھی مشکل سے تین ماہ گزرے ہونگے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح استاذی المکرّم مولٰنا مولوی نورالدّین صاحب خلیفہ اوّل کے حکم کے ماتحت مجھے ایک اعلان شکریہ لکھنا پڑا تھا۔ اور آج پھر ایک اعلان شکریہ لکھنے کے لئے خدا تعالےٰ نے مجھے موقعہ دیا ہے۔ اس پہلے اعلان کا سبب یہ تھا۔ کہ سنہ ۱۹۱۳ء کی آخری سہ ماہی میں جماعت میں کچھ آثار تفرقہ تھے۔ اور بعض گمنام لوگوں نے اظہارِ حق نامی ٹریکٹ شایع کرکے جماعت کو خلیفہ کے خلاف بھڑکانا چاہا تھا۔ لیکن اللہ تعالےٰ کے فضل نے حضرت استاذی المکرّم کی دستگیری فرمائی۔ اور بجائے جماعت میں تفرقہ ہونے کے جماعت آگے سے بھی زیادہ مضبوط ہو گئی۔ اور اسکا اخلاص اور بھی ترقی کر گیا۔ چنانچہ پچھلے سالانہ جلسہ نے یہ بات ثابت کر دی کہ خدا تعالےٰ کے کام کو کوئی نہیں روک سکتا۔ اس تائیدِ ایزدی کو دیکھ کر حضرت مرحوم و مغفور نے مجھے حکم دیا۔ کہ میں آپ کی طرف سے ایک اعلان شکریہ شایع کر دوں۔ تاکہ اَمَّا بِنِعۡمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثۡ کے حکم کی تعمیل ہو جائے اس اعلان کے لکھتے وقت میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھا۔ کہ وہی اظہارِ حق والا فتنہ پھر بھی کبھی اُٹھے گا۔ اور اس دفعہ گمنام نہیں بلکہ شہرۂ آفاق نام ان خیالات کی تائید کرنے والے ہونگے۔ اور یہ کہ دوبارہ یہ فتنہ پہلے سے ہزاروں درجہ بڑھکر اپنا اثر دکھائیگا۔ مگر

اللہ تعالےٰ کی مشیت پورا ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ اور وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اور اسکا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں ہوتا فتنہ اٹھا۔ اور پورے زور سے اٹھا۔ حتّٰی کہ کمزور طبایع سلسلہ حقہ کی سچائی میں بھی متردد ہو گئیں۔ اور ہمارے سلسلہ کے دشمنوں نے خیال نہیں بلکہ یقین کرلیا۔ کہ اب یہ سلسلہ تباہ اور برباد (نعوذ باللہ من ذالک) ہو جائیگا۔ نور الدین رضؓ کی آنکھوں کا بند ہونا تھا۔ کہ نور کی جگہ ظلمت نے لے لی۔ اور احمدی جماعت کے گھروں پر تاریک بادل منڈلانے لگے۔ اور ہمنے ایک دفعہ پھر اپنی آنکھوں سے یہ نظارہ دیکھا۔ کہ کس طرح بھائی بھائی سے جدا ہو جاتا ہے۔ اور بیوی خاوند سے علیحدگی اختیار کرلیتی ہی ہمارے لئے اس معلّم کی جدائی جو رات دن ہماری تعلیم و تربیت میں کوشاں رہتا تھا کچھ کم غم و اندوہ کا باعث نہ تھی۔ کہ جماعت کے تفرقہ کی مہیب شکل نے اور بھی دل کو بیچین کردیا۔ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رات دن کی کوششوں اور برسوں کی آہ وزاری سے تیار کی ہوئی جماعت کا ایک ایک فرد پراگندگی کی حالت میں پھرتا ہوا دیکھنا ایسا نظارہ نہیں جس کے دوبارہ دیکھنے کی آنکھیں کبھی آرزو کریں یا دل خواہش کریں جہازوں کی تباہی کا نظارہ نہایت عبرتناک ہوتا ہے۔ لیکن اس جہاز کی تباہی دنیا کی تباہی تھی کیونکہ ہر ایک جہاز اپنے اندر کے مسافروں کو ساتھ لیکر ڈوبتا ہے۔ مگر اس جہاز کا نقصان صرف اسمیں سوار مسافروں کا نقصان ہی نہ تھا۔ بلکہ کل دنیا کی تباہی تھی ہر ایک ذی روح کی ہلاکت تھی۔ کیونکہ احمدی جماعت ہی ایک ایسی جماعت ہے۔ جسے خدا تعالےٰ نے اس زمانہ میں اپنے کام کے لئے چن لیا ہے۔ اور صراطِ مستقیم پر صرف اسی جماعت کا قدم ہے اور خود خدا تعالےٰ نے مسیح موعود کو الہام کے ذریعہ سے اس جماعت کی نسبت یہ خبر دی کہ اَللّٰھُمَّ اِنْ اَھْلَکْتَ ھٰذِہِ الْعِصَابَۃَ فَلَنْ تُعْبَدَ فِی الْاَرْضِ اَبَدًا۔ اے خدا اگر تو نے اس جماعت کو ہلاک کردیا۔ تو پھر اسکے بعد اس زمین پر تیری پرستش کبھی نہ ہوگی (سنہ ۱۹۰۲ء ہجری) پس جب کہ کل دنیا کی ہدایت اور شفا صرف اس جماعت کے ساتھ وابستہ ہے۔ تو اس جماعت میں کسی قسم کا خلل گویا کل دنیا کے امن میں خلل کا پیدا ہونا تھا۔ پس اس خطرناک تفرقہ کو دیکھکر جو آخیر مارچ و اوائل اپریل میں اس جماعت میں نمودار تھا۔ ہر ایک دردمند دل

اندر ہی اندر بیٹھا جاتا تھا۔ اور بہت تھے جو موت کو زندگی پر ترجیح دیتے تھے۔ اور ان کے دل بے اختیار اس بات کی آرزو کرتے تھے کہ کاش زندوں کی بجائے ہم وفات یافتہ گروہ میں شامل ہوں۔

یہ تفرقہ جس طرح دلوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر رہا تھا۔ اسی طرح چشم بصیرت رکھنے والوں کے لئے ایک خوشی کا باعث بھی تھا۔ کیونکہ وہ دیکھ رہے تھے۔ کہ یہ افتراق کسی عظیم الشان اتحاد کا پیش خیمہ ہے۔ اور یہ جدائی بہت بڑے ملاپ کی خبر دے رہی ہے۔ اور خدا نے ایسا ہی کیا۔ اسکے فضل نے پھر ہماری دستگیری کی۔ اور ایک دفعہ پھر اپنے زندہ اور موجود ہونیکا ثبوت ہمیں دیدیا۔ دلوں کا درست کرنا کسی انسان کا کام نہیں۔ اللہ تعالےٰ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت بھی فرماتا ہے کہ لو انفقت ما فی الارض جمیعًا ما الفت بین قلوبہم ولکن اللّٰہ الف بینہم انہ عزیز حکیم۔ اگر تو دنیا کا سب مال ومتاع خرچ کر دیتا۔ تو بھی ان لوگوں کو متحد نہیں کر سکتا تھا۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے انکو متحد کر دیا۔ اور اسپر کیا مشکل تھا۔ وہ تو غالب اور حکمت والا خدا ہے۔

پس میری کچھ ہستی نہ تھی۔ کہ میں اس طوفان بے تمیزی کو روک سکتا۔ اسقدر تفرقہ کو دور کرنا انسان کا کام نہیں۔ یہ تو عزیز و حکیم خدا ہی کر سکتا ہے۔ اور اسنے ایسا کر دیا۔ میں جانتا ہوں کہ ابھی بعض جگہ تفرقہ باقی ہے۔ اور ایک قلیل حصہ جماعت کا اتحاد کی رسی میں ابھی تک پرویا نہیں گیا۔ اور کوئی شخص کہہ سکتا ہے۔ کہ ابھی تک تو جماعت میں اتحاد نہیں ہوا پس ابھی سے خوش ہونا اور خدا تعالےٰ کا شکر کرنا بے محل اور بے موقعہ ہے۔ مگر اس نادان کو کیا معلوم کہ بقیہ گروہ کو بھی ساتھ ملانیکا یہی طریق ہے۔ کہ ہم اللہ تعالےٰ کا شکریہ ادا کریں کیونکہ خود وہی ذات پاک یوں فرماتی ہے۔ لئن شکرتم لازیدنکم ولئن کفرتم ان عذابی لشدید قسم ہے مجھے اپنی ذات کی کہ اگر تم شکر کرو گے تو میں اور بھی دونگا۔ اور اگر ناشکری کرو گے تو میرا عذاب بھی بہت سخت ہے (نعوذ باللہ من عذابہ)

پس اے میرے دوستو! اور پیارو! آؤ ہم سب ملکر اللہ تعالےٰ کے اس احسان کا شکریہ ادا کریں۔ کہ جدائی کے بعد اسنے ہمیں ملا دیا۔ پراگندگی کے بعد جمع کر دیا۔ تاکہ اسطرح سے اور بھی

زیادہ مانگنے کے مستحق ہوں۔ اور عرض کر سکیں کہ الٰہی اب اپنے وعدہ کے مطابق بقیہ بھیڑوں کو بھی اس گلہ میں لاکر ملا دیجئے اللّٰھم آمین خدا تعالیٰ کے وعدے سچے ہیں۔ اور وہ جھوٹے وعدے نہیں کرتا۔ اور جو شخص اسکے وعدوں پر ایمان نہیں لاتا۔ اور اسکا دل یقین سے نہیں بھرتا۔ وہ اپنے ایمان کی خبر لے۔ کہ اسکا دل شیطان کے پنجہ میں مُبتلا ہے۔ جب خدا تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ شکر کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ اور بھی دیتا ہے۔ تو آؤ ہم اپنے مولیٰ کا شکر کریں۔ اور اسکی حمد و ثناء کے گیت گائیں۔ اور اس کے حضور میں سجدہ کریں۔ تا اسکا فضل جوش مارے اور رہے سہے غم بھی جاتے رہیں۔

میں اپنے مولا کے احسانات کا شکریہ کس منہ سے ادا کروں۔ اور اسکے احسانات کو کس زبان سے گنوں کہ میرا منہ اور میری زبان اسکام کو پورا نہیں کر سکتے میرے جسم کا ذرہ ذرہ بھی اگر گویا ہو تو اسکے بحر عطایا کے ایک قطرہ کا شکریہ ادا نہ ہو سکے۔

ایسے خطرناک متلاطم سمندر میں سے جماعت کا جہاز گزرے۔ اور میرے جیسے ناتجربہ کار اور ناواقف اور کمزور ملاح کے ہاتھوں میں اسکی پتوار ہو۔ اور پھر بھی کشتی سلامت گزر جائے۔ یہ کس کا کام ہو سکتا ہے صرف خدا کا خلیفہ اوّل ایک شان رکھتا تھا۔ اور اس کے کاموں کو اس کی طرف منسوب کیا بھی جا سکتا تھا۔ مگر میں کیا ہوں۔ کہ کسی کو یہ خیال بھی گزر سکے۔ کہ اس فتنہ کے دور کرنے میں کچھ میرا بھی ہاتھ تھا۔ یہ طاقت نمائی شرک کے تمام شائبوں سے پاک تھی۔ اور انبیاء و اولیاء کا محبوب بے نقاب اسوقت دنیا پر ظاہر ہُوا۔ تاکہ ان شرک کے ایام میں لوگوں کو بتا دے۔ کہ ایک مٹی کے ڈلے اور لکڑی کے کندہ سے بھی میں وہ کام لے سکتا ہوں۔ جو دنیا کے بادشاہ نہیں کر سکتے۔

میرے پیارے رب تو آپ ہی بتا۔ کہ ہم کسطرح تیرے ان احسانات کا شکریہ ادا کریں۔ کیونکہ ہماری عقلیں کوتاہ اور ہمارے فہم کمزور ہیں۔ ہم تیرے پہلے بھی محتاج تھے۔ اور اب بھی محتاج ہیں۔ اور آئندہ بھی تیرے ہی محتاج ہونگے۔ پھر ہمیں اے بادشاہ تجھ سے سوال کرنے میں کیا شرم ہو۔ وہ شخص جس نے کبھی سوال نہ کیا ہو شرماتا ہے۔ لیکن جو ہر وقت مجسم سوال بنا رہے۔ اسے سوال کرتے ہوئے کیا شرم آسکتی ہے۔ پس اے میری رب

تیرے حضور میں عاجزانہ عرض کرتا ہوں۔ اسے قبول فرما کہ بادشاہوں کے دروازوں پر سے گدا گر خالی ہاتھ نہیں لوٹا کرتے۔ جس طرح تو نے اس جماعت کے کثیر حصہ کو مجتمع اور متحد کر دیا ہے قلیل کو بھی ہمارے ساتھ ملا دے۔ میرے پیارے رب تو جانتا ہے کہ مجھے اپنی بڑائی کی خواہش نہیں مجھے حکومت کا شوق نہیں لیکن جماعت کا اتحاد مجھے مطلوب ہے۔ اور تفرقہ کو دیکھکر میرا دل بیٹھا جاتا ہے۔ پس خدایا اپنا فضل کیجئے۔ میرے زخمی دل پر مرہم کافور لگائیے۔ مجھے جو کچھ بھی حضور نے دیا امیدوں سے بڑھکر دیا۔ مگر مولا مجھے اس معاملہ میں حرص سے معذور رکھئے۔ ابھی میری حرص کی آگ نہیں بجھی۔ اور میرے دل میں تڑپ ہے۔ کہ کسی طرح سب کی سب جماعت پھر ایک سلک میں پروئی جائے۔ اور ہم سب ملکر تیرے نام کو دنیا پر روشن کریں۔ طاقتور شہنشاہ یہ تیرے لئے کچھ مشکل نہیں احمدؐ کے نام کو دو ٹکڑے ہونے سے بچالے۔ پیارے یہ جماعت تیری پیاری جماعت ہے اور کون چاہتا ہے کہ اپنے پیاروں کے دو ٹکڑے ہوتے ہوئے دیکھے۔

میرے دوستو! خوب یاد رکھو کہ اللہ تعالےٰ کا ہاتھ بہت زبردست ہے تم اپنے مولا کے سامنے گرگرا و زاری کرو اور دعاؤں میں لگجاؤ۔ تا یہ بادل سورج کے سامنے سے ہٹ جائیں۔ اور وہ پہلے سے بھی زیادہ دنیا کو روشن کرے۔ میں اس موقعہ پر اخبارات کے ایڈیٹراں کو بھی مشورہ دیتا ہوں۔ کہ وہ آئندہ منکرانِ خلافت کے متعلق سخت کلامی کو ترک کر دیں۔ میں جانتا ہوں کہ جس کے ہاتھ پر انسان بیعت کر چکا ہو اسکے خلاف بات سننا مشکل ہوتا ہے۔ لیکن آپ لوگ نرمی سے کام لیں اور سختی کو ترک کر دیں۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کا فضل اسی طرح نازل ہوگا۔ ہر ایک اعتراض کا جواب نہایت نرمی سے دیں۔ اور گالیاں دینا اور ٹھٹھا کرنا انکے لئے چھوڑ دیں۔ جنکو خدا نے اس کام کے لئے مقرر کیا ہے ورنہ یہ کیونکر معلوم ہوگا کہ حق پر کون ہے۔ اسکے ساتھ ہی میں جماعت کو ایک اور بات کی طرف بھی متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ اور مجھے یقین ہے کہ آپ لوگ ضرور اس پر غور کرینگے۔ اور جس طرح ایک پیاسا پانی کے چشمہ کو دیکھکر اسکی طرف دوڑتا ہے۔ اسی طرح آپ لوگ اسبات کے قبول کرنیکے لئے جلدی کرینگے۔ اور وہ یہ کہ کوئی قوم کبھی ترقی نہیں کرتی جبتک پورے زور سے تبلیغ کے کام کی طرف متوجہ نہ ہو۔ اور قرآن شریف نے تو مبلغین کے لئے اولٰئک ھم المفلحون فرما کر فیصلہ ہی کر دیا ہے کہ مسلمانوں کی ترقی کا راز تبلیغ ہی ہے۔ تاریخ کا مطالعہ کر کے دیکھ لو کہ جب سے

مسلمانوں نے تبلیغ کے فرض کو بھلا دیا ہے۔ اسی وقت سے انکی حکومت عزت دولت سب کچھ برباد ہونا شروع ہوا ہے۔ پس آپ لوگ قطعاً اس کام سے غافل نہ ہوں تا ایسا نہ ہو۔ کہ آپکا قدم کبھی پستی کی طرف چل پڑے۔

مینے بارہ اپریل کے جلسہ میں جماعت احمدیہ کے قائمقاموں کے سامنے بیان کیا تھا کہ میرے دل میں تبلیغ کا ایسا جوش ہے۔ جس کی حدود میرے بیان میں نہیں آسکتیں اور یہ بھی بتایا تھا۔ کہ انبیاء اور خلفاء کا پہلا کام ہی اللہ تعالےٰ نے یہ مقرر فرمایا ہے۔ اسی طرح مومنین کو حکم دیا ہے۔ کہ ہر ایک جہاد فی سبیل اللہ میں مشغول رہے۔ لیکن مینے اسوقت تک اس تحریک کے متعلق اسلئے کوئی اعلان شائع نہیں کیا۔ کہ میں دعا میں مشغول تھا۔ اور چاہتا تھا۔ کہ اللہ تعالےٰ سے پہلے استخارہ کرلوں۔ بعد میں اس کام کے لئے آپ لوگوں کو بلاؤنگا۔ سو آج دعاؤں اور استخارہ کے بعد میں آپ لوگوں کو وہ پیغام حق پہنچاتا ہوں۔ جو دنیا کی ابتدا سے اللہ تعالےٰ کے بندے پہنچاتے آئے ہیں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ

من انصاری الی اللّٰہ

کون ہے جو خدا تعالےٰ کے دین کی اشاعت میں میرا مددگار اور معاون ہو۔

خوب یاد رکھو۔ کہ جو شخص اس آواز کا جواب دیگا۔ وہ اپنے رب سے اجرِ عظیم کا مستحق ہوگا۔ کیونکہ یہ میرا کام نہیں۔ بلکہ خدا کا کام ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کسی کا احسان اپنے ذمہ نہیں رکھتا اگر تم ایک پیسہ اللہ تعالےٰ کے راستہ میں خرچ کروگے تو اسکے بدلہ میں وہ تمہیں وہ کچھ دیگا جسکو تم گن بھی نہ سکو گے۔

دین اسلام اسوقت ایک خطرناک مصیبت میں ہے۔ اور اپنے اور پرائے سب اسکے دشمن ہو رہے ہیں۔ جو لوگ مسلمان کہلا رہے ہیں۔ انکے دل خود شکوک و شبہات کے پردوں میں لپٹے ہوئے ہیں۔ اور وہ خود تیغ و سنان سے اسلام پر حملہ کر رہے ہیں۔ جو دشمن ہیں۔ وہ تو دشمن ہی ہیں۔ جو کچھ بھی وہ کریں اسے کم سمجھنا چاہیئے۔ اور اس خطرناک مصیبت میں اللہ تعالےٰ نے تم کو اسکام پر مقرر کیا ہے۔ کہ دینِ اسلام کی حفاظت کرو۔ اور اندرونی اور بیرونی دشمنوں کا مقابلہ کرو۔ پس اپنے فرض کو پہچانو اور غفلت کو ترک کردو۔

مال پھر بھی مل سکتا ہے۔ لیکن یہ وقت پھر نہ ملیگا۔ بیشک آپ لوگوں پر چندوں کا بہت بوجھ ہے لیکن جو ثواب آپ جمع کر سکتے ہیں وہ ایسی بیش بہا چیز ہے۔ کہ آنے والی نسلیں اس پر رشک کرینگی۔ اور بہت ہونگے جو اپنی بادشاہتوں کو ترک کرنا بخوشی قبول کرینگے۔ بشرطیکہ انکو آپکے ثوابوں میں سے ایک ہزارواں حصہ بھی دیدیا جائے۔ مجھے یقین ہے کہ بادشاہ اس مذہب کو قبول کرینگے۔ اور سلطنتیں اپنے سر احمدیت کے آگے جھکا ئینگی۔ لیکن جو رتبہ اور مرتبہ آپ کے حصہ میں آیا ہے۔ وہ انکو نصیب نہ ہوگا۔ کیا یہ سچ نہیں۔ کہ بڑے بڑے زبردست بادشاہ ابوبکر رضہ اور عمر رضہ بلکہ ابوہریرہ کا نام لے کر بھی رضی اللہ عنہ کہہ اٹھتے رہے ہیں۔ اور چاہتے رہے ہیں کہ کاش ان کی خدمت کا ہی ہمیں موقعہ ملتا۔ پھر کون ہے جو کہہ سکے کہ ابوبکر اور عمر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم نے غربت کی زندگی بسر کرکے کچھ نقصان اٹھایا۔ بیشک انھوں نے دنیاوی لحاظ سے اپنے اوپر ایک موت قبول کر لی۔ لیکن وہ موت ان کی حیات ثابت ہوئی۔ اور اب کوئی طاقت انکو مار نہیں سکتی۔ وہ قیامت تک زندہ رہینگے۔ پس تمہارے لئے بھی وہ دروازے کھولے گئے ہیں۔ اخلاص اور ثواب کی نیت سے اللہ تعالےٰ کے دین کی تائید میں ایک دوسرے سے بڑھکر حصہ لو۔ کیونکہ جو جس قدر موت اپنے لئے قبول کریگا۔ اسی قدر زندگی اسکو دیجائے گی۔ خدا کے قرب کے دروازے کھلے ہیں۔ اور کوئی قوم نہیں جو انکے اندر داخل ہونے کی خواہشمند ہو۔ ایک تم ہی تم ہو۔ پس ایک جست کرو۔ اور اندر داخل ہو جاؤ۔

اسلام اور احمدیت کی اشاعت خدا کا کام ہے۔ مگر وہ اپنے بندوں کو موقعہ دیتا ہے کہ وہ بھی ثواب حاصل کر لیں۔ آپ لوگوں نے کل دنیا کے مقابلہ میں اپنے اخلاص اور نیک نیتی کو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں بالا ثابت کرکے دکھا دیا۔ پھر خلیفہ اول کے وقت میں تمہارا قدم آگے سے بھی زیادہ تیز پڑنے لگا۔ کیونکہ تم نے دیکھا کہ دشمن ہم پر خوش ہے۔ اور ہماری تباہی کا منتظر ہے۔ پس تمنے نہ چاہا کہ اسے تم پر ہنسنے کا موقعہ ملے۔ اب ایک تیسرا عہد آپ نے باندھا ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ اب آپ اور بھی زیادہ جوش سے کام لینگے۔ میرا خدا میرا مددگار ہے۔ جو کام اسنے میرے سپرد کیا ہے۔

وہ اس کے پورا کرنیکے لئے خود ہی سامان پیدا کردے گا۔ اور مجھے یقین ہے۔ کہ اگر زمین میری مدد نہ کرے گی۔ تو آسمان میرا ہاتھ بٹائیگا۔ اور اللہ تعالےٰ نے سعید روحوں کو خود الہام کردیگا کہ وہ میری آواز پر لبیک کہیں۔

اس وقت دشمن کہہ رہا ہے۔ کہ اب احمدیت گئی۔ لیکن اللہ تعالےٰ چاہتا ہے۔ کہ آگے سے بھی زیادہ اسے ترقی دے۔ اور اسلام کے شیدا خوش ہوجائیں۔ کہ اب خزاں کے بعد بہار آنے والی ہے۔ اور مسیح موعود کے وعدوں کے پورے ہونیکے دن آگئے ہیں۔ خدا تعالےٰ اپنے مامور اور اسکے اوّل خلیفہ کی دعاؤں کو ضایع نہیں کریگا۔ اور ضرور اسلام کی مصیبت کو دور کردیگا پس اللہ تعالےٰ نے اس کام کو پورا کرنے کے لئے میرے دل میں ڈالا ہے۔ کہ میں اب اسلام و احمدیت کی اشاعت کے لئے خاص جد و جہد کروں۔ اور میں نے فی الحال اندازہ لگایا ہے کہ اس کام کا ایک سال کا خرچ بارہ ہزار ۱۲۰۰۰ روپیہ ہوگا میں نے روپیہ کے انتظام کیلئے ایک کمیٹی مقرر کی ہے۔ جس میں مجلس معتمدین کے کل وہ ممبران شامل ہونگے۔ جو بیعت کرچکے ہیں۔ اور انکے علاوہ کچھ اور دوست بھی شامل کئے جائینگے۔ لیکن انکے نام بعد میں شامل کرونگا اس انجمن کا کام اشاعت اسلام کے روپیہ کا انتظام کرنا اسکا حساب وکتاب رکھنا اور اشاعت اسلام پر اس روپیہ کو میری ہدایات کے ماتحت خرچ کرنا ہوگا زکوٰۃ کا روپیہ بھی اسی انجمن کے پاس جمع ہوگا۔ اور میں اس انجمن کا سیکرٹری مولوی شیر علی صاحب بی اے کو مقرر کرتا ہوں۔ انہیں کے دستخطوں سے روپیہ بھیجنے والوں کو رسیدیں ملینگی۔ اس انجمن کا نام ایک پرانی خواب کی بناپر انجمن ترقی اسلام رکھا جاتا ہے۔

مینے بہت دعاؤں کے بعد اس بات کا اعلان کیا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ سے امید ہے کہ وہ میری دعاؤں کو ضرور قبول کریگا۔ اور خود اشاعت اسلام کے لئے سامان کردے گا اور جو لوگ اس کام میں میرا ہاتھ بٹائینگے انپر خاص فضل فرمائیگا۔

میرے دوستو! بارہ ہزار ۱۲۰۰۰ روپیہ سالانہ کی رقم بظاہر بہت معلوم ہوتی ہے۔ لیکن جس رب نے مجھے اس کام پر مقرر کیا ہے۔ اسکے سامنے کچھ بھی نہیں۔ وہ بڑے خزانہ والا ہے۔ وہ خود آپ لوگوں کے دل میں الہام کرے گا۔ اور آپ ہی اسکے لئے سامان کردیگا

میں نے اس کام میں حصہ لینے والوں کے لئے بہت دعا کی ہے۔ اور میں یقین کرتا ہوں کہ جو شخص جس جوش اور اخلاص سے آگے بڑھیگا۔ خدا تعالیٰ کا فضل بھی اسی مقدار میں اپنے ساتھ دیکھیگا یہ مال و متاع اسی جگہ رہجائیگا۔ اور خدا تعالیٰ کے سامنے تو نیک اعمال ہی جائینگے۔ پس دین اسلام کے لئے اپنے اموال کی کچھ پرواہ نہ کرو۔ کیا آجتک اللہ تعالیٰ نے آپ سے بخل کیا ہے کہ آئندہ کریگا۔

تمام جماعتوں کے سیکرٹریوں کو اور ان لوگوں کو جنکو خدا تعالیٰ اس کام کے لئے ہمت دے چاہیئے کہ فوراً اس اعلان کے پہنچتے ہی دوستوں کو سنائیں۔ اور خاص طور پر تحریک کر کے چندہ بھجوائیں۔ تاکہ فوراً کام شروع کر دیا جائے۔ روپیہ براہ راست میرے نام بھیجیں کیونکہ اس سے دعا کی تحریک ہوتی ہے۔ ہاں رسید اس انجمن کے سکرٹری مولوی شیر علی صاحب بی اے کے دستخط سے روانہ ہوگی۔ کیونکہ حساب و کتاب انہیں کے زیر نگرانی ہوگا۔

جماعت کے مخلصین کے لئے یہ ایک امتحان کا موقعہ ہے۔ اور مجھے یقین ہے۔ کہ وہ غیر معمولی اخلاص کا نمونہ دکھائینگے۔ ہاں یہ بات یاد رکھنی چاہئیے کہ انجمن کے ماہوار چندہ پر اس چندہ کا کوئی اثر نہ پڑے۔ اور جو شخص ان چندوں میں کمی کر کے اسطرف چندہ دیگا۔ وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک زیر مواخذہ ہوگا۔ کیونکہ وہ وعدہ خلاف ٹھہریگا۔ اور یہ دانائی سے بعید ہے۔ کہ ایک بچہ کو بچانے کے لئے دوسرے بچہ کو قتل کیا جائے۔ پس جو کچھ دو ماہواری چندوں سے زائد دو۔ اور اس بات کو مدنظر رکھکر دو کہ خدا تعالیٰ کبھی اس ایثار کو ضائع نہیں کریگا بلکہ آپ دیکھینگے۔ کہ خدا تعالیٰ کا ہاتھ آپ کے اندر کام کرتا ہوگا (انشاء اللہ) انصار اللہ کہلانا کچھ چھوٹا سا انعام نہیں پس آؤ تم سب انصار اللہ بنجاؤ۔ اور اپنے اموال اور اپنی جانوں سے اشاعت اسلام میں لگجاؤ۔ خدا تعالیٰ آپ کیساتھ ہو۔

نوٹ:۔ جس قدر تجاویز ۱۲ اپریل کے جلسہ میں ہوئی تھیں۔ ان سب کا انتظام میں اس انجمن کے سپرد کرتا ہوں جس کے ممبر تا اطلاع ثانی یہ اصحاب ہونگے۔

حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب۔ نواب محمد علیخان صاحب۔ سید حامد شاہ صاحب۔ مولوی شیر علی صاحب بی اے۔ مرزا بشیر احمد صاحب۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب اسسٹنٹ سرجن

ڈاکٹر رشید الدین صاحب اسسٹنٹ سرجن پنشنر۔ سیٹھ عبد الرحمٰن صاحب حاجی اللہ رکھا مدراس اور اسی وقت تک اس انجمن کی علیحدہ ضرورت ہوگی۔ جب تک کہ مجلس معتمدین کا انتظام باقاعدہ نہ ہو جب انشاءاللہ مجلس معتمدین کی مناسب اصلاح ہو جائے گی۔ تو پھر اس انجمن کی علیحدہ ضرورت نہ ہوگی۔ بلکہ یہ کام بھی اسی کے سپرد کر دیا جائیگا۔

آخر میں سب مبایعین کو پھر ہدایت کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل پر بھروسہ کر کے اس رقم کو جلد مہیا کرنے کی کوشش کریں۔ اور دشمنانِ سلسلہ پر ثابت کر دیں۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے ہمارے جوش کم نہیں ہوئے بلکہ اللہ تعالےٰ نے ہمیں اخلاص میں اور بھی زیادہ کر دیا ہے۔

یہ بھی یاد رہے کہ اشاعت اسلام کے اس خاص چندہ کے علاوہ جو رقوم آپ لوگ اشاعت اسلام میں ماہوار یا کبھی کبھی صدر انجمن میں دیتے تھے۔ انکو بھی اس مد میں منتقل کر دیں۔ تاکہ یکجائی طور پر اس کام کو پورا کیا جائے۔

اللہ تعالےٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو۔ اور اسکی تائیدات اور نصرتیں آپ کے شاملِ حال ہوں۔ والسّلام ؛

خاکسار

مرزا محمود احمد

نوٹ:۔ انجمن ترقی اسلام کے قیام کے بعد کسی الگ تحریک کی ضرورت نہیں۔ اسلئے میں دعوت الی الخیر کا روپیہ بھی جو اس کام کے لئے جمع ہو رہا تھا۔ اس انجمن کے سکرٹری کو سپرد کر دونگا۔ جو چھ سو سے کچھ زائد ہی ہے۔ اور جو دوست اس فنڈ میں کچھ رقم بھیجا کرتے تھے۔ وہ ان رقوم کو اب انجمن ترقی اسلام ہی کی طرف منتقل کر دیں۔ تاکہ سب کام یکجائی طور پر ہو ؛

مرزا محمود احمد

غموں کا ایک دن اور چار شادی

فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

یہ اعلان شکریہ کاتب کو دینے سے پہلے میں نے عصر کے بعد درس قرآن کے وقت جماعت قادیان کو سُنا دیا تھا۔ تا وہ بھی اس تحریک میں حصہ لینے کے لئے تیار ہو جائیں۔ سو اللہ تعالےٰ نے قادیان کی غریب جماعت کے دلوں میں وہ اخلاص اور جوش بھر دیا۔ اور انکے دل اپنے خالق اور رازق کے نام کو دنیا میں پھیلانے کے لئے ایسے بیتاب ہو گئے۔ کہ دوسرے دن جمعہ کی نماز کے بعد انہوں نے ایک عام جلسہ کیا۔ اور تین ہزار روپیہ کے قریب چندہ کے وعدہ لکھوائے گئے۔ اور ابھی تک برابر کوشش ہو رہی ہے۔ اور قادیان کے دوست چاہتے ہیں کہ اول تو میری اعلان کردہ رقم یعنی بارہ ہزار روپیہ کل کا کل ضلع گورداسپور کی طرف سے پیش کیا جائے۔ ورنہ کم سے کم نصف یعنی چھ ہزار تو ضرور وہ مہیا کریں۔ اور میں اللہ تعالےٰ پر یقین رکھتا ہوں کہ وہ انکی کوششوں کو بار آور فرمائیگا۔ اور وہ دونوں رقموں میں سے ایک کو ضرور جمع کر لینگے اسوقت تک پانچسو روپیہ سے زائد وصول بھی ہو چکا ہے۔ اور ہر روز چندہ میں ترقی ہو رہی ہے قادیان کی غریب جماعت کا یہ نمونہ ایک ایسا نمونہ ہے کہ میں امید کرتا ہوں کہ باہر کی جماعتیں بھی اسی نمونہ پر چلینگی میں نے دیکھا کہ بعض لوگوں نے اپنی کل کی کل زمین تبلیغ اسلام کے لئے دیدی۔ اور بعض نے اپنا کل اندوختہ اس کام کے لئے نذر کر دیا۔ اور میں اس ایثار کو دیکھکر اسبات سے باز نہیں رہ سکتا کہ اپنے مولا کا پھر شکریہ ادا کروں جس نے اپنے فضل سے میری تحریر میں اسقدر اثر رکھا کہ ابھی وہ شائع بھی نہیں ہوئی کہ مطلوبہ رقم کے چوتھائی حصہ کے وعدے پہلے ہی ہو گئے۔ اور صرف ایک ضلع کے لوگ اسکو پورا کرنیکے لئے تیار ہو گئے اور پھر اس کام کے کرنیوالی وہ جماعت ہے جس کی نسبت کہا جاتا ہے کہ وہ روٹیوں کے لئے قادیان میں آپڑے ہیں کاش اس ایثار کے لوگ اور بھی کثرت سے ہوں تا سلسلہ احمدیہ جلد جلد ترقی کی شاہراہ پر قدم مارے۔

میرے پیارے رب نے اسوقت مجھے ایک سبق دیا ہے اور وہ یہ کہ میں نے جماعت کے فتنہ کو دیکھکر خوف کیا تھا کہ بارہ ہزار روپیہ بھی وہ دے سکیگی یا نہیں مگر اللہ تعالےٰ نے مجھے بتایا کہ جب اس سب کام کے ہم خود ذمہ وار ہیں تو فتنہ کا ہونا یا نہ ہونا کیا اثر رکھتا ہے بعض لوگوں نے کہا تھا کہ ہم چندہ بند کر دینگے اور

خود بخود یہ سب کام آپ بند ہو جائینگے اور خلافت کے ماننے والوں کو ہوش آجائینگے اور بعض نے اعلان کر بھی دیا کہ قادیان میں کوئی چندہ نہ بھیجا جائے لیکن اللہ تعالے چاہتا ہے کہ ایسے لوگوں کا جھوٹ ثابت کرے۔ اور وہ ہمیں اپنی بے انتہا قدرت کا ایک روشن نشان دکھانا چاہتا ہے مبارک وہ جو اس سے فائدہ اٹھائے

دنیاوی حکومتوں کی ساکھ انکے قرضہ سے پتہ لگتی ہے کیونکہ جب انمیں ضعف پیدا ہو جائے تو انکو قرضہ مشکل سے ملتا ہے لیکن جب وہ طاقتور ہوں تو وہ اگر ایک کروڑ کا اعلان کرتی ہیں تو انکو دس کروڑ روپیہ دینے کو لوگ تیار ہو جاتے ہیں۔ اور اسوقت بھی جبکہ اس الہی سلسلہ کی ساکھ پر لوگ معترض تھے اور کہتے تھے کہ اب یہ سلسلہ گیا اور بعض اپنے لوگ ہی اسبات کے مدعی تھے کہ ہمارے علیحدہ ہوتے ہی یہ سب کام تباہ ہو جائیگا۔ خدا تعالی اس جماعت کی ساکھ قائم کرنا چاہتا ہے اور اس غریب جماعت کے ہاتھوں سے جسے نادان اور جاہل اور کم فہم کہکر ہنسی اور ٹھٹھا کیا جاتا ہے اپنی شان دکھانا چاہتا ہے اور مجھے اللہ تعالے سے امید ہے کہ وہ خود جماعت کے دلوں میں تحریک کریگا۔ اور میری اعلان کردہ رقم سے بھی پانچ چھ گنا زیادہ روپیہ فراہم کردیگا اور میرا ارادہ ہے کہ انشاء اللہ زائد رقم سے ہم تبلیغ کے کام کو اور بھی وسیع پیمانہ پر جاری کریں اور اسے غیر مترقبہ ضروریات کے لئے علیحدہ کردیں اور آئندہ کے لئے اللہ تعالے کے فضل سے مجھے امید ہے کہ بارہ ہزار روپیہ سالانہ سے بھی زیادہ کا انتظام بغیر کسی زائد بوجھ کے ہو جائیگا مگر میں اس امر کی تفصیل کہ کسطرح معمولی چندوں میں ہی یہ کام بھی پورا ہو جائیگا یا صرف ایک قلیل رقم زائد کرنی پڑیگی جس سے انشاء اللہ سب کام چل جائینگے کسی آئندہ وقت شایع کرونگا ہاں اسوقت صرف اتنا کہتا ہوں کہ اللہ تعالے اس سلسلہ کا حامی ہے اور وہ خود ہماری سب ضروریات کا کفیل ہوگا ہماری بعض دوست ہم سے الگ ہوئے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم کوئی روپیہ نہ دینگے مگر وہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالے انکی جگہ اور آدمی دیگا جو بجھیم دینے والی جماعت ہوگی اور وہ اس باغ میں ایک درخت کے بدلے ہزار درخت لگائیگا۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ جنکے پھل ان مقطوعہ درختوں کے پھلوں سے بہت زیادہ شیریں ہونگے۔

آخر میں بطور تحدیث نعمت یہ بھی لکھدینا چاہتا ہوں۔ کہ مردوں کے علاوہ قادیان کی عورتوں نے بھی اس تحریک میں خاص حصہ لیا ہے قریباً پچیس روپیہ ماہوار کے وعدے کئے ہیں جو امید ہے اور بھی زیادہ ترقی کرینگے اور آیندہ بارہ ہزار سالانہ کی رقم میں اسکے علاوہ اس تحریک کے چندہ کے جو ضلع گورداسپور کی جماعت انشاء اللہ اس سال دیگی قریباً اڑھائی ہزار روپیہ کا وہ ہمیشہ ادا کرتی رہیگی اور جماعت کی ترقی کے ساتھ یہ رقم بھی زیادہ ہوتی رہیگی انشاء اللہ تعالے۔ والسلام۔ خاکسار خادم سلسلہ احمدیہ مرزا محمود احمد